بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ

الصحیفة الصدیقیة فی المناقب الغوثیة

مناقب غوثیہ

تصنیف لطیف

حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی منظور احمد یار علوی غفرلہ القوی

صدر شعبہ افتاء: دار العلوم اہلسنت برکاتیہ گلشن نگر، آر، ایم روڈ جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی

وخطیب وامام درگاہ مسجد سید شکر اللہ شاہ بابا قادری چشتی علیہ الرحمہ

ورسوا اندھیری (ویسٹ) ممبئی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : الصحیفۃ الصدیقیہ

فی المناقب الغوثیہ

مصنف : مفتی منظور احمد یار علوی۔ 9869391389

نظر ثانی : شیخ القراء حضرت علامہ قاری خلق اللہ خلیق فیضی

صاحب قبلہ براؤں شریف

کمپوزنگ وسیٹنگ : **مولانا محمد ارشاد احمد مصباحی ممبئی** 9833844851

کمپوزنگ : عزیزہ فاطمہ عظمت وحلیمہ نزحت سلمھما اللہ السلام

پروف ریڈنگ : حضرت مولانا کریم اللہ فیضی، مخدومیہ، ممبئی

دارالاشاعت : دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری (ویسٹ)

سال اشاعت : 1443ھ۔ مطابق 2021ء

صفحات : 108

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ قادریہ دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ قرطبہ مسجد گلشن نگر، جوگیشوری ممبئی

(۲) دارالعلوم اہلسنت فیضان برکاتیہ یکتا نگر، کاندیولی (ویسٹ) ممبئی

(۳) درگاہ مسجد سید شکر اللہ شاہ بابا یاری روڈ، ورسوا، اندھیری (ویسٹ) ممبئی

حالات مصنف ایک نظر میں

اسم مصنف	:	منظور احمد یار علویؔ غفرلہ القوی
ولدیت	:	حبیب اللہ ابن الٰہی بخش
تاریخ پیدائش	:	۲۹؍شعبان المعظم ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۱؍اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز دوشنبہ (تخمیناً)
جائے پیدائش	:	مقام سکھوئیا، پوسٹ مڑلا نانکار، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی انڈیا پن کوڈ۔ ۲۷۲۱۹۲
جائے سکونت	:	فلیٹ نمبر۔ ۳۰۱؍تلجو بائی سدن (اولڈ) رینو کا نواس بوندیر روڈ، تیرے گلی، ورسوا، اندھیری (ویسٹ)
موبائل نمبر	:	09869391389
حج وزیارت	:	از: ممبئی: ۱۶؍فروری ۲۰۰۲ء بروز سنیچر ۲؍بجے مکہ شریف اور ۱۵؍مارچ ۲۰۰۲ء بروز جمعہ مبارکہ ۱۱؍بجے مرکز ایماں مدینہ شریف
سفر شام وعراق دوبار	:	از: ممبئی: بغداد معلی، نجف اشرف، کربلا، کوفہ، دمشق، الرقہ حمص، سامرہ، حلب (سفر اول 2011، سفر ثانی 2018)
زیارت حرمین دوبارہ	:	از: ممبئی: ۵؍مئی ۲۰۱۶ء بروز جمعرات شام بعد نماز مغرب مکہ شریف اور ۱۲؍مئی ۲۰۱۶ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مرکز ایماں مدینہ شریف
بیعت وارادت	:	از: مظہر شعیب الاولیاء حضرت الشاہ صوفی محمد صدیق احمد صاحب قبلہ علوی سابق سجادہ نشین وناظم اعلیٰ خانقاہ و دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف یوپی

اجازت درس حدیث : از: شہزادۂ شعیب الاولیاء مفکر اسلام حضرت علامہ الحاج غلام عبد القادر علوی سربراہ اعلیٰ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف یوپی
وحضور پیر ابو البرکات محمد ارشد سبحانی مجددی اویسی بھکر شریف، پاکستان ومفتی شعبان علی نعیمی حبابی (علیہ الرحمہ)

خلافت واجازت : از: نبیرۂ مظہر شعیب الاولیاء علامہ الحاج الشاہ غلام عبد القادر چشتی (اول) نائب سجادہ نشین خانقاہ یارعلویہ براؤں شریف
واستاذ العلماء سند الفقہاء حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی شعبان علی نعیمی حبابی علیہ الرحمہ
وحضور پیر ابو البرکات محمد ارشد سبحانی مجددی اویسی بھکر شریف، پاکستان

مشاغل : درس وتدریس، کار افتاء، امامت وخطابت، تصنیف وتالیف

اسناد : منشی، مولوی، عالم، کامل (الہ آباد بورڈ یوپی)

تصنیفات : (۱) فردوس زیارت
(۲) الفیوض النبویہ فی الفتاوی الیارعلویہ
(۳) الصحیفۃ الصدیقیہ فی المناقب الغوثیہ
(۴) جان ایماں قرآن میں (زیر ترتیب)

مادران علمی : دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر یوپی
دار العلوم فیضان الرسول شیوہروا، سدھارتھ نگر یوپی
سنی دار العلوم محمدیہ مینارہ مسجد، محمد علی روڈ ممبئی

مقدّمہ

از: مفتی غلام معین الدین چشتی فاضل فیض الرسول براؤں شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا		تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
جو ولی قبل ہوئے بعد ہوئے یا ہونگے		سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا
مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں		ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

شیخ الاسلام والمسلمین غوث الاغواث قطب الاقطاب وفرد الافراد سید الکاملین جید العارفین محی الملۃ والدین حضور سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی بغدادی علیہ الرحمۃ والرضوان عالم اسلام میں مرکزی حیثیت کے حامل مقرب بارگاہ حضور سید المرسلین علیہ التحیۃ والثناء ہیں۔آپ مادرزاد ولی ہونے کے باوجود کڑی ریاضت وسخت مجاہدہ فرمانے والے ایسے بندۂ خاص ہیں کہ تاج خسروی انھیں کے سر زیب دیتا ہے۔

بارگاہ خداوندی سے مرتبہ ولایت آپ کے لئے روز اول ہی سے تفویض کر دی گئی تھی اور یہ سب صدقہ تھا مصطفیٰ جان رحمت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے جدامجد فاتح باب ولایت حضرت مولائے کائنات شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا۔

انھیں ذوات قدسیہ کی نسل پاک میں حضور غوث الاغواث سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر

جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آفتاب نیم روز کی طرح اپنی کرنوں سے دونوں عالم کو منور و مجلّٰی فرمارہے ہیں اور انھیں سے خوشہ چینی کرتے ہوئے خاص عطائے رب العالمین کے تحت آپ نے وہ تاریخ ساز اعلان فرمایا جس کی گتھیاں لوگ سلجھاتے، سلجھاتے تھک گئے اور وہ اعلان مبارک یہ ہے" قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

زبدۃ الاسرار ص ۱۷ پر شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت حیرالی قدس سرہ سے مروی ہے:

"لَمَّا اَتٰی الشَّیْخُ عَبْدُالْقَادِرِ الْاَمْرَ بِالْقَوْلِ "قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ "زَادَاللہُ تَعَالٰی جَمِیْعَ الْاَوْلِیَاءِ نُوْرًا فِیْ قُلُوْبِھِمْ وَ بَرْکَۃً فِیْ عُلُوْمِھِمْ وَعُلُوًّا فِیْ اَحْوَالِھِمْ بِبَرْکَۃِ وَضْعِھِمْ رُؤُوْسَھُمْ "

یعنی جب حضور غوث الاعظم کو اس ارشاد کا حکم ہوا اللہ تعالیٰ نے سب اولیائے کرام کے نور کو ان کے دلوں میں زیادہ کر دیا اور ان کے علموں میں اور برکت بڑھا دی، ان کے حالوں کو بلند کر دیا، یہ سب اولیاء اللہ اپنی گردنوں کو آپ کے قدم کے نیچے رکھ دینے کی برکت سے مستفیض ہوئے، اور آگے ارشاد فرماتے ہیں:

"اَخْبَرَالْمَشَایِخُ عَنِ الشَّیْخِ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ ھَلْ قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُالْقَادِرُ ذٰلِکَ بِاَمْرٍ قَالَ بَلٰی وَقَالَھَا بِاَمْرٍ لَا شَکَّ فِیْہِ وَھِیَ لِسَانُ الْقُطْبِیَّۃِ وَمِنَ الْاَقْطَابِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ مَنْ یُّؤْمَرُ بِا لسُّکُوْتِ فَلَا یَسِعَہٗ اِلَّا السُّکُوْتُ وَ مِنْھُمْ مَنْ یُّؤْمَرُ بِالْقَوْلِ فَلَایَسِعَہٗ اِلَّاالْقَوْلُ وَھُوَ الْاَکْمَلُ فِیْ مَقَامِ الْقُطْبِیَّۃِ"

یعنی لوگوں نے حضرت شیخ ابوسعید قدس سرّہ سے دریافت کیا، کیا یہ ارشاد، حضور غوث الاعظم نے بامر الٰہی فرمایا ہے؟ کہا: ہاں! بے شک بامر الٰہی کہا ہے اور بعض اقطاب مامور

ہوتے ہیں ساتھ سکوت کے پس انکو سکوت لازم ہوتا ہے اور بعض مامور ہوتے ہیں اعلان کے ساتھ، پس ان پر اعلان لازم ہوتا ہے اور یہ مرتبہ مقام قطبیت میں سب سے زیادہ کامل ہے۔(زبدۃ الآثار ص ۱۱)

اور دوسری جگہ نقل فرماتے ہیں۔

"مِنْهَامَانَقَلَ عَنِ الشَّيْخِ اَبِىْ مُحَمَّدِ الْقَاسِمِ الْبِصْرِىْ اَنَّهٗ لَمَّاسَئَلَ اَبَا الْعَبَّاسَ الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ"عَنْهُ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ هُوَ فَرْدُ الْاَفْرَادِ وَ قُطْبُ الْاَوْلِيَاءِ فِىْ هٰذَا الْوَقْتِ وَمَا اَوْصَلَ اللهُ تَعَالٰى وَلِيًّا اِلٰى مَقَامٍ اِلَّا وَكَانَ لِلشَّيْخِ عَبْدُالْقَادِرِ اَعْلَاهُ وَلَا وَهَبَ اللهُ لِمُقَرَّبٍ حَالًا اِلَّا وَكَانَ الشَّيْخُ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَجَلَّهٗ وَمَا اتَّخَذَاللهُ وَلِيًّا كَانَ اَوْ يَكُوْنُ اِلَّا وَهُوَمُتَاَدِّبٌ فِىْ سِرِّهٖ مَعَ الشَّيْخُ عَبْدِالْقَادِرِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" (مرجع سابق ص ۲۰)

شیخ قاسم بصری قدس سرہ سے مروی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور غوث پاک فرد الافراد اور قطب اولیاء ہیں۔اس وقت تک نہ پہنچایا اللہ تعالیٰ نے کسی ولی کو کسی مقام پر مگر آپ کے سبب سے اور نہ بخشا اللہ تعالیٰ نے کسی مقرب کو کوئی حال مگر آپ کے اجل مقام کا واسطہ شامل ہے اور نہیں بنایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ولی گذشتہ یا آئندہ مگر یہ کہ ادب کرنے والا ہے حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ کا قیامت تک۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَااَبَدًااعَلٰى اُفُقِ الْعُلٰى لَاتَغْرُبُ"

(مرجع سابق ۱۸)

اور اسی کتاب میں ص ۱۴ ؍ پر شیخ محقق رقم طراز ہیں کہ حضرت شیخ شہاب الدین قدس سرہ کے شیخ واستاذ حضرت شیخ ابو النجیب سہروردی علیہ الرحمہ آپ کے دربار میں حاضر ہوئے

آپ نے وہ ارشاد فرمایا کہ میرا قدم سب اولیاء کی گردن پر ہے،بس حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی نے گردن جھکادی اور کہا میرے سر پر،میرے سر پر،میرے سر پر۔

آئیے شیخ محقق شیخ ابوعبداللہ محمد بن احد بلخی علیہ الرحمہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ پھر جانا میں نے ایک مدت کے بعد کہ وہ مقام رسول خدا ﷺ کا تھا اور آپ کے دائیں بائیں انبیائے کرام وصحابہ واولیائے کبار حاضر تھے منجملہ صحابہ کے میں نے خلفاء اربعہ اور عمین مکرمین حضرت حمزہ وعباس کو پہچانا اور اولیاء میں سے حضرت معروف کرخی،سری سقطی،جنید بغدادی سہل تستری،تاج العارفین ابوالوفاء،شیخ عبدالقادر،شیخ عدی بن مسافر اور شیخ رفاعی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو پہچانا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب صحابہ میں صاحب مرتبہ اور حضور رسول کریم علیہ السلام سے قربت میں زیادہ تھے اور اولیاء میں سب سے زیادہ تقرب والے شیخ عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے۔

مذکورہ مختصر حوالوں سے ثابت ہو جاتا ہے کہ حضور غوث الاعظم ہر زمانے میں فضیلت و برتری کے حامل ہیں اور ہر قرن کے اولیاء آپ کا احترام کرتے ہیں۔ یہ بات علماء و محققین نے ثابت فرمائی ہے کہ سارے سلاسل طریقت حضور غوث پاک سے فیض یافتہ ہیں اور سب میں آپ کا فیض جاری وساری ہے، ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ۔

سیدنا غوث الاعظم کا وہ مقام ہے کہ آپ کے وعظ کی مجلس میں ایک وقت میں ساٹھ،ستر ہزار کا مجمع ہوتا۔اس مجمع میں جہاں انسانوں کی اتنی بڑی تعداد ہوتی ساتھ ہی اجنہ بھی کثرت سے شریک ہوتے اور فرشتگان الٰہی کی بھی بڑی تعداد ہوتی،جس پر آپ کے تصرفات کا یہ عالم تھا کہ مجلس وعظ میں شریک تینوں اصناف کو بے بہا فیوض و برکات حاصل ہوتے،اجنہ اور انسانوں میں کتنے واصل الی اللہ ہو جاتے۔گویا کہ مجلس وعظ مجلس تقسیم ولایت ہوا کرتی تھی اور یہ آپ کی ایسی انفرادیت ہے جس میں آپ اپنا نظیر نہیں رکھتے اور یہ سب اس مبارک و مسعود

گھڑی کا صدقہ ہے جب آپ کو رب تعالیٰ نے اپنے محبوب مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا خاص موقع عطا فرمایا تھا اس کا واقعہ مختصراً عرض ہے جسے مظہر جمال مصطفائی نامی کتاب میں تحریر کیا گیا ہے:

"شب معراج جب حبیب پروردگار مقام جبریل علیہ السلام سے فرشتوں کو اپنے خاص جلوہ نورانی کی زیارت کا شرف عطا فرمایا اور بعدہ رفرف نامی سبز تخت کو سواری کا شرف بخشا۔ لیکن وہ ایک مقام پر جا کر ٹھہر گیا پھر آگے جلوہ گاہ خاص میں حاضری کیلئے رب تعالیٰ نے حضور غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ کی روح مبارک کو معشوقی صورت میں اپنے حبیب کی سواری کیلئے پیش فرمایا۔ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کو جب زیادہ انس حاصل ہوا تو رب تعالیٰ کی بارگاہ میں استفسار فرمایا کہ یہ کون ہے؟ غیب سے جواب ملا کہ یہ آپ کا بیٹا ہے آپ کی نسل مبارک میں یہ پیدا ہوگا اسے ہم نے بڑا مقام عطا کیا ہے۔ اس پر مصطفی جان رحمت نے اپنے چشمۂ جود و نوال سے ایک بخشش فرمائی اور اعلان فرمایا کہ جس طرح آج میرا قدم اس کی گردن پر ہے، اس کی برکت میرے اس بچے پر ایسی ہوگی کہ کل یہ بحکم پروردگار اعلان کرے گا کہ میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے"۔ اور ہوا بھی ایسا۔

یقین و اعتماد کی بات تو یہ ہے کہ جب حضور غوث الثقلین، نجیب الطرفین، محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی حضور سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا، پیدا ہوئے تو اس وقت آپ کے کندھوں پر مصطفی جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشانات موجود تھے۔ امام عشق ومحبت، مجدد دین وملت، کنز الکرامت سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے برنگ عشق کچھ ایسا سماں باندھا کہ سنتے ہی وجد آجاتا ہے بطور نمونہ چند اشعار قارئین کے حضور پیش ہیں، ملاحظہ فرمائیں اور عشق میں تازگی پیدا کریں۔

الوہیت ہی احمد نے نہ پائی	نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث
نبی کے قدموں پر ہے جز نبوت	کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث
احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو	کن اور سب ممکن حاصل ہے یا غوث
صحابیت ہوئی پھر تابعیت	بس آگے قادری منزل ہے یا غوث
ہزاروں تابعی سے تو فزوں تر	وہ طبقہ مجملا فاضل ہے یا غوث
ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں	وہ ترے وعظ کی محفل ہے یا غوث
ملائک کے بشر کے جن کے ہیں پیر	تو شیخ عالی وسافل ہے یا غوث
تری قدرت تو فطریات سے ہے	کہ قادر نام میں شامل ہے یا غوث

اب مہمیز قلم کو اس کتاب کے مصنف اور اس کتاب کی خصوصیات کی طرف موڑتا ہوں۔
مصنف موصوف صاحب فتاوی یارعلویہ محب گرامی وقار شیدائے حضور مظہر شعیب الاولیاء خلیفۂ علامہ حبابی حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی منظور احمد یارعلوی صاحب قبلہ صدر شعبۂ افتاء دارالعلوم اہلسنت برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ویسٹ ممبئی یہ میرے بچپن کے رفیق ہیں یہ گوناگوں خصوصیات کے حامل پہلو دار شخصیت علمی وتحقیقی ذہن کے مالک عروس البلاد ممبئی کے صف اوّل کے عالم دین باکمال خطیب ہنر مند واعظ زینت درسگاہ دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف کے ایسے فارغ جس کی قابلیت قابل صد رشک ہے نہایت اخاذ ذہن کے مالک ہیں میدان تصنیف وتالیف کے بہترین شہسوار ہیں۔

موصوف کی دو کتابیں قوم کے سامنے پیش ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ زیر مطالعہ یہ تیسری تصنیف ہے جو معارف وحقائق سے لبریز ایک منفرد قابل مطالعہ کتاب ہے۔ جس میں حضرت مفتی صاحب نے اپنی منفرد صلاحیت کا جوہر بکھیرا ہے۔

چنانچہ آپ ایک جگہ رقم طراز ہیں کہ سرکار غوث پاک کے خادم خاص حضرت خطاب علیہ

الرحمہ نے سرکار غوث پاک کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے کہ کسی شیخ کیلئے یہ درست نہیں ہے کہ سجادۃ نہایہ وسیف عنایہ کا خود کو مستحق گردانے جب تک کہ اسکے اندر بارہ خصلتیں نہ پائی جائیں جسمیں سے ۲/دو کا تعلق اللہ رب العزۃ کی ذات سے ہے اور ۲/دو کا تعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت سے ہے اور ۲/دو کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ۲/دو کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ۲/دو کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ۲/دو کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

رہا وہ جو کہ اللہ تعالیٰ سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ بندے کے اندر ستر پوشی اور غفران کا جوہر پایا جائے اور ۲/دو وہ جو کہ اللہ کے رسول ﷺ سے متعلق ہے وہ یہ کہ بندے کے اندر شفقت ونرمی پائی جائے اور ۲/دو وہ جو کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ہے وہ یہ کہ بندے کے اندر صداقت وتصدق پایا جائے اور ۲/دو وہ جو کہ عمر فارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ہے وہ یہ کہ بندہ امر بالمعروف اورنہی عن المنکر یعنی اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے لوگوں کو سختی سے منع کرنے والا ہو اور ۲/دو وہ جو کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ہے وہ یہ کہ بندہ لوگوں کو خوب کھلانے والا ہو اور جب لوگ سو جائیں تو رات میں اٹھ کر اللہ کی عبادت کرنے والا ہو اور ۲/دو وہ جو کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے متعلق ہے وہ یہ کہ بندے کے اندر علم اور شجاعت کا جوہر پایا جائے۔

ان تمام تصریحات کی روشنی میں جب ہم حضور سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات کا جائزہ لیتے ہیں تو آپ کے وجود بابرکت میں ان تمام تعریفات کے جلوے اور جھلکیاں کامل طور پر نظر آتی ہیں اور آپ ان تمام تعریفات کے حامل ومظہر و مصداق نظر آتے ہیں اور کیوں نہ ہو جو آپ مظہر جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں چنانچہ خود ارشاد فرماتے ہیں:

" کُلُّ وَلِیٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَاِنِّیْ عَلیٰ قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ "

ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے نقش قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد کریم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم خاص سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع صفات کمالیہ کا جامع بنایا ہے اور الذی اجتمعت فیہ جمیع خصال المحمودۃ کا تاج زریں آپ ہی کے سر سجا کر اپنا آئینہ دار اور حق نما بنایا۔ من رانی فقد رائی الحق جس پر شاہد ہے اور سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے جملہ صفات وکمالات محامد ومحاسن ومکارم کے مظہر وآئینہ دار ہیں۔

فاضل مصنف نے سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر دلائل و براہین کی روشنی میں گفتگو کی ہے نیز آپکے گرانقدر فرمودات سے بھی اپنی کتاب کو زینت دی ہے اس لحاظ سے یہ کتاب مختصر ہونے کے ساتھ بہت جامع کتاب ہے جس میں سرکار غوثیت مآب کے محاسن وکمالات کا بھر پور احاطہ ہے بنا بریں یہ کتاب عوام و خواص کیلئے یکساں مفید ہے میری دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے اس کتاب کو قبولیت عام کا شرف عطا فرمائے اور اسے فاضل گرامی کیلئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتیلم

****

کلماتِ محبت

رشحاتِ قلم:

خلیفہ ومجاز وفیض یافتگان خلفائے اعلیٰ حضرت، عاشق غوثُ الوریٰ، اسیر تحفّظِ ناموس رسالت مآب ﷺ، ارشدُ المشائخ، ارشد ملّت، حضرت پیر ابُوالبرکات محمّد ارشد سبحانی مدظلہ النورانی پاکستان (بانی وسرپرست اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ)

الحمدللہ تعالیٰ! کتاب مستطاب "الصحیفۃ الصدیقیہ فی المناقب الغوثیہ" میرے سرکار حضور پُرنور سیّدنا غوث اعظم قطبُ الاقطاب پیران پیر، روشن ضمیر، پیر بےنظیر، پیر دستگیر، پیر پیراں میر میراں، غوث الصمدانی، قطب ربّانی، شہباز لامکانی، قندیل نُورانی، محبوب سُبحانی سلطان الاولیاء حضرت شیخ محی الدین ابُومحمد عبدالقادرالجیلانی الحسنی والحسینی البغدادی رضی اللہ عنہ کے مناقب جلیلہ اور شان عظیمہ کے عنوان پر امت مسلمہ کے لئے لاجواب و بے مثال ایک عظیم تحقیقی وعلمی تحفہ ہے۔ اس عظیم تصنیف لطیف کے مُصنّفِ جلیل، صاحبِ فتاویٰ یارعلویہ وتفسیر ارشدُ البیان، مُفسر قرآن جامع المعقول والمنقول استاذالعلماء منظورالفقہاء منظور ملّت حضرت علامہ الحاج الشّاہ المفتی منظور احمد یارعلوی فیضی ارشدی دامت برکاتھمُ القدسیہ (مُدیر اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ وصدر شعبۂ افتاء دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ گلشن نگر، جوگیشوری ممبئی) فقیر کے محبوب ومنظورِنظر خاص خلفاء میں سے ہیں۔ مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے داعی وترجمان ہیں۔ بحمدللہ تعالیٰ! فقیر کی خواہش پر حضرت منظور ملّت حفظہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی ایک تفسیر بنام "ارشدُ البیان لتفھیم القرآن" بھی لکھ رہے ہیں، (جوکہ فقیر کی سرپرستی میں ممبئی انڈیا سے شائع ہونے والے مجلّہ" ماہنامہ ارشدیہ" میں بالترتیب قسط وار شامل اشاعت کی جارہی ہے)۔

الحمدللہ! ثم الحمدللہ! عزیز گرامی حضرت منظور ملّت حفظہ اللہ تعالیٰ نے زیرِنظر کتاب الصحیفۃ

الصدیقیہ فی المناقب الغوثیہ کو بڑی محنت ولگن اور عمیق نظری وعرق ریزی سے مرتب فرما کر ایک اہم ترین علمی فریضہ سرانجام دیا ہے۔اس کا ہر ہر حرف وسطر علم وتحقیق اور محبت وعقیدت کے نُورانی موتیوں سے پرویا ہُوا نظر آتا ہے۔کتاب ھٰذا کا مطالعہ بھی قارئین کرام کے قلوب واذہان کو میرے سرکارمُرشد کریم حضور پُرنور سیّدنا غوث اعظم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ (تاجدار بغداد معلّٰی) کی محبت وعقیدت کے نور وخوشبو سے معطر ومنّور کرتا ہے۔

اللّٰہ تعالی جل مجدہ الکریم حضرت منظورملّت اطال اللّٰہ تعالی عمرہٗ کی تمام مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ جلیلہ میں شرف قبولیّت سےنوازے اور ہم سب کو مسلک اعلی حضرت پر استقامت اورخاتمہ برایمان و بے حساب مغفرت سے سرفراز وسربلندفرمائے-آمین ثم آمین بجاہ النّبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

فقط والسّلام

خیرختام،مدینے پاک کا بھکاری، سگ ازسگان درگاہ شاہ جیلاں،خلیفہ ومجاز وفیض یافتگان خلفائے اعلی حضرت،فقیرعبدُالمصطفٰی ابُوالبرکات محمّدارشدسُبحانی غفرلہ النُّورانی، خادم تلوکرانوالہ شریف (فاضل) ضلع بھکر،خاک نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف، ضلع میانوالی، پنجاب پاکستان ۳ ربیع الغوث شریف ۱٤٤۲ھ/ بمطابق ۱۹ /نومبر ۲۰۲۰ حفظہم اللہ/ یومُ الخمیس

تقریظ جلیل

از: حضرت علامہ حکیم عبد القیوم صاحب قبلہ قادری

استاذ: دار العلوم اہلسنت برکاتیہ گلشن نگر آر، ایم، روڈ جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد

وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

صاحب فتاوی یارعلویہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی منظور احمد صاحب قبلہ یارعلوی کے لئے یہ امر باعث فخر وسعادت ہے کہ انکے نوک قلم سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات کے حوالے سے ایک کتاب معرض وجود میں آئی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اس بات سے واقف ہیں زمانے والے کہ صالحین کرام اولیائے کاملین کے حالات وواقعات میں اہل نظر کے لئے عبرت وبصیرت کا بحر بیکراں موجود ہے انبیاء، صالحین واولیاء کاملین کے قصص وحکایت مردہ دلوں میں زندگی کی جوت جگاتے ہیں روحوں کو تازگی بخشتے ہیں فکر ونظر کو بالیدگی عطا کرتے ہیں قرآن حکیم میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اسرار واحکام اور شرائع وقوانین کو بندوں کی رہبری کے لئے بیان فرمایا وہیں پر بندوں کی رشد وہدایت کے لئے قرآن حکیم میں انبیائے سابقین اور صالحین اور اقوام ماضیہ کے حالات وواقعات کو بھی بڑی اثر انگیزی اور فیاضی سے بیان فرمایا ہے جسے ہر قاری قرآن جانتا ہے مانتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِہِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُوْلِی الْاَلْبَابِ"(پ۱۳ سورہ یوسف آیت ۱۱۱)

بے شک انکے واقعات میں اہل عقل کیلئے عبرت ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

"ذٰلِکَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ" (پ۹ سورہ اعراف آیت)

وہ ان لوگوں کا حال ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو واقعات سنادو تاکہ غور کریں۔

تیسری جگہ ارشاد فرمایا:

''فَاَخَذَہُ اللّٰہُ نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّمَن یَّخْشٰی ''

(۳۰ نازعات آیت ۲۶،۲۵)

تو خدا نے اسے دنیا و آخرت کی عبرت ناک سزا میں گرفتار کیا یقینا اس سے خوف والوں کی آنکھیں کھلتی ہیں۔

چوتھی جگہ ارشاد فرمایا:

"کُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِہٖ فُوَادَکَ وَجَاءَکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَقّ وَمَوْعِظَۃٌ وَّذِکْرٰی لِلْمُوْمِنِیْنَ"(پ۱۲ سورہ ھود آیت ۱۲۰)

اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں جس سے تمہارے دل کو ثبات بخشیں اور اس صورت میں تمہارے پاس حق آیا اور اہل ایمان کے لئے پند و نصیحت۔

پانچویں جگہ ارشاد فرمایا:

"اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَ ھُوَ شَھِیْدٌ"

(پ۲۶ سورہ ق آیت ۳۷)

یقیناً اس میں اس کے لئے نصیحت ہے جو دل رکھتا ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے۔

مذکورہ بالا آیات سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی کہ قرآن حکیم میں گذشتہ امتوں کے واقعات ہمارے لئے درس عبرت اور باعث نصیحت ہیں اور یہ قرآن حکیم کا مقصد عظیم ہے ان واقعات کو ذکر کرنے کا بلا شبہ امت محمدیہ کو خیر امت اور وسط امت ہونے کا شرف حاصل ہے یہ امت لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے ظاہر ہوئی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اسکا دامن عبرت و موعظت کے ان بیش بہا موتیوں سے خالی ہو۔ اس امت میں جہاں ظاہری علوم و فنون کے تاجور صنعت و حرفت کے ماہرین اور سیاست و جہاں بانی کے شناور پیدا ہوئے وہیں علم باطنی کے رمز شناس قلب و روح کے معالج حکمت و معرفت کے تاجدار ربانی اسرارو حقائق کے امین رشتہ خلق کو خالق سے مربوط و مضبوط کرنے والے عارفین و واصلین بھی پیدا ہوئے: جنکی حیات کا ہر لمحہ اپنے اندر بے پناہ کشش رکھتا ہے ان کی حکمرانی بحر و بر پر انسان اپنے ماتھے کی آنکھوں سے ملاحظہ کر رہا ہے منٹوں میں تاج شاہی سے سرفرازی پر شمش و قمر گواہ ہیں۔

اقلیم دل کی فرماں روائی پر خلق کے مشاہدات شاہد ہیں بڑے بڑے جبار و قہار انکی بارگاہوں میں لرزتے کانپتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں اور ناچار یہ اعتراف بھی کرتے ہیں کہ اصل حکومت آپ کی ہے۔ ان کے زندگی کا عجیب پہلو یہ ہے کہ جنت کی بہاریں عقبیٰ کی مسرتیں اور حسن حقیقی کے دیدار کی لذتیں انکے قلب و نگاہ میں نہ صرف تصور و تخیل بلکہ مشاہدہ اور چشم دید مناظر و واقعات کے ناقابل شکست یقین محکم کی حد تک بسی ہوئی ہے۔ انکے سامنے صرف آخرت ہی آخرت ہے۔ انہیں یقین ہے کہ دنیوی علائق و روابط اور لذت و آسائش میں منہمک ہوئے تو ہماری ابدی زندگی ویران ہو جائے گی۔ انہیں مذکورہ اوصاف کے حاملین

میں ایک یگانہ روزگار ہستی سرکار سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔

آپکی زندگی کا لمحہ لمحہ انسانی رشد و ہدایت کے لئے منارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے آپکے حالت و واقعات سے آج بھی مردہ دلوں کو زندگی ملتی ہے اور قیامت تک ان شاء اللہ ملتی رہے گی آپکی ولایت و کرامت عوام وخواص میں اتنی مقبول و مشہور ہیں کہ جتنی شجاعت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سخاوت حاتم مشہور ہے غوث اعظم کی ولایت و کرامت کا انکار کوئی نور ایمان سے محروم بغض رکھنے والا جاہل ہی کرسکتا ہے جسکی قلبی صلاحیتیں قبول حق کی توفیق رفیق سے محروم ہوگئی ہوں۔

غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا مقام و مرتبہ ان کا فیضان کرم آپ

"اَلصَّحِیفَۃُ الصِّدِّیقِیَّۃِ فِی الْمَنَاقِبِ الْغَوْثِیَّۃِ"

میں ملاحظہ کریں جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے جسے صاحب فتاویٰ یارعلویہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی منظور احمد یارعلوی صاحب قبلہ نے بڑی عرق ریزی اور تحقیق و تدقیق کے ساتھ ترتیب دیا ہے علامہ موصوف نے اس کتاب میں قرآن وحدیث اور آثار سلف سے اولیاء کرام کے فضائل اور کرامات اولیاء واقسام ولایت ومعرفت ولایت پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے سرکار غوث پاک کا مقام و مرتبہ نمایاں کرنے کی بھرپور سعی کی ہے جس میں وہ بڑی حد تک کامیاب نظر آتے ہیں ان کی اس پر بہار کاوش سے انکے رسوخ علم کا اندازہ ہوتا ہے علامہ موصوف نے معتبر کتابوں اور مستند حوالوں سے کتاب کو مزین کرنے میں اپنی مقدور بھر کوشس کی ہے تعبیرات وتشریحات اور بیان حالات میں انکے قلم پر شروع سے آخر تک علم وعرفان کی گرفت مضبوط نظر آتی ہے اس کتاب میں جو کیف ولذت مسطور ہے ان کا لطف اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب حضور قلب اور اکتساب فیض کے ارادے سے اس کا مطالعہ کیا جائے یقینا اس میں روح کی بالیدگی یقین کی پختگی اور ایمان کی ترقی ومضبوطی کا کافی سامان

موجود ہے۔خدا کرے اس کتاب سے غفلت شعار دلوں میں بیداری مشتاق طبیعتوں میں شوق افزائی اور عاقبت اندیش قلوب کے حوصلے بلند سے بلند تر ہوں آمین۔

مشک آنکہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

جس کو یقین نہ ہو اسے پڑھ کے دیکھ لے رب کریم سے دعا گو ہوں کہ مصنف کو انکی محنتوں کا بہترین صلہ دونوں جہان میں عطا فرمائے اور فیضان غوثیہ سے مالا مال فرمائے اور اس کتاب کو عوام وخواص میں قبولیت تامہ عطا فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ حبیبہ الکریم

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو دنیائے سنیت کے اس عظیم پاکباز ہستی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کررہاہوں جواتباع شریعت ومعمولات اہل سنت میں اپنے والد گرامی مرتبت مرشدطریقت حضورشیخ المشائخ سیدی شعیب الاولیاء محمد یارعلی لقد رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے سچے مظہر وآئینہ دار تھے زہدوورع ،تقوی وطہارت ،بذل وسخامیں بے نظیر تھے ،اپنے عہد پاکیزہ میں منفردالمثال تھے جواپنے پہلوں کے آرزووتمنا،معاصرین کے لئے قابل رشک اورمابعدوالوں کے لئے لائق عبرت تھےمیری مرادصدیق الاولیاء،شہزادہ شعیب الاولیاء مجاہدسنیت،واقف رموزشریعت،امام ارباب طریقت،غواص بحرمعرفت ،تاجدارطریقت، رئیس الصوفیاء ،صدیق الاولیاء،مخزن لطف وعطا،صاحب صدق وصفا،سیدی ،سندی ،آقائی ،ماوائی،ملجائی الحاج الشاہ

حضورمظہرشعیب الاولیاءصوفی محمدصدیق احمد صاحب علوی علیہ الرحمۃ والرضوان

سابق سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براوں شریف یوپی

(وصال ۱۸/رجب المرجب ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۴/جنوری ۱۹۹۲ء)

کے نام جنہوں نے دارالعلوم فیض الرسول کواپنے خون جگر سے سینچا اوراپنے جملہ مریدین ومتوسلین کی توجہ اس ادارہ کی طرف مبذول کراتے رہے اورجابجااس کا مثبت تعارف فرماتے ہوئے اسے عروج وارتقاء کے اس مقام پر پہونچادیاجوعین سرکارشعیب الاولیاءعلیہ الرحمہ کا منشاءتھا،پوری حیات طیبہ میں جوفیض الرسول کا گن گاتے رہے،جواعلیٰ

درجہ کے خردنواز تھے طلبہ سے حد درجہ پیار کرتے تھے جو طلبہ سے بڑی نرم خوئی سے پیش آتے حوصلہ افزائی میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے ،علماء اہلسنت کی قدردانی وعزت افزائی اوران کی حوصلہ افزائی جن کا شیوہ رہااور مرکز علم وفن عدیم المثال مرکزی درسگاہ دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول میں بحیثیت مدرس مقتدر قابل رشک ہستیوں مثلا حضور شیخ العلماء علامہ غلام جیلانی ،سلطان الواعظین علامہ عبدالمصطفی اعظمی ،حضور مشفق العلماء علامہ محمد یونس نعیمی ،حضور بدرالعلماء علامہ بدرالدین صدیقی ،حضور شمس العلماء ستارہ ہند محمد نعیم الدین صدیقی ،حضور فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی ،انجم العلماء حضور سید احمد انجم عثمانی ،حضور حجۃ العلم علامہ قدرت اللہ رضوی ،حضور خواجہ علم وفن خواجہ مظفر حسین ،حضور نسیم ملت علامہ محمد نسیم بستوی ،حضور علامہ محمد محسن صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان ،حضور فخر فیض الرسول استاذ القراء علامہ الحاج قاری خلق اللہ خلیق فیضی صاحب ،علامہ مفتی شہاب الدین صاحب نوری ،حضرت علامہ غلام عبدالقادر چشتی ،علامہ جمال احمد خان صاحب رضوی وغیرہم (ادام اللہ ظلھم ودامت فیوضھم العالیۃعلینادائماابدا)

کاانتخاب فرما کر اوران کا تقرر بحال رکھ کر انہیں امام الائمہ سراج الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب ومظہر بن کرنہایت ہی آن بان ،شان وشوکت سے بلانکیر خدمت دین متین کاموقع فراہم فرمایانیز ان ذوات بابرکات کیلئے ادارہ میں ہرطرح کی سہولتیں اورآسانیاں پیدافرما کران کے خدمات کو قابل رشک بنایا۔

راقم الحروف یارعلوی پرجنکی بے پناہ شفقتیں رہیں انہیں کے دعاء مستجاب کا ثمرہ ہے جو فقیراس لائق ہوا۔مولیٰ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند سے بلندتر فرمائے اوران کافیضان کرم ہم

سب پر سدا جاری وساری رکھے۔

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

(آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم)

☆☆☆☆☆☆{گر قبول افتد زہے عزوشرف}☆☆☆☆☆☆

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گدائے مظہر شعیب الاولیاء۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منظور احمد یار علوی غفرلہ القوی

خادم الافتاء والتدریس دارالعلوم اہلسنت برکاتیہ گلشن نگر جوگیشوری ممبئی

خطیب وامام درگاہ مسجد سید شکر اللہ شاہ بابا ورسوا اندھیری ممبئی

****

قابل ذکر اساتذہ کرام

☆حضرت علامہ سید حامد اشرف صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

☆فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

☆حضرت علامہ حکیم محمد نعیم الدین صاحب قبلہ صدیقی علیہ الرحمہ

☆حضرت علامہ محمد یونس صاحب قبلہ نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

☆حضرت علامہ مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی علیہ الرحمہ

☆حضرت علامہ سید انجم عثمانی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

☆حضرت علامہ قاری خلق اللہ خلیق فیضی صاحب

☆حضرت علامہ شہاب الدین صاحب

☆ حضرت علامہ جمال احمد خان صاحب قبلہ

☆ حضرت علامہ محمد اسماعیل علوی الہاشمی صاحب

☆ حضرت علامہ غلام عبد القادر چشتی صاحب

☆ حضرت علامہ توکل حسین حشمتی صاحب

☆ حضرت علامہ ظہیر الدین صاحب

☆ حضرت علامہ محمد حنیف صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

☆ حضرت علامہ وکیل احمد صاحب قبلہ

☆ حضرت علامہ مفتی محمود اختر صاحب

☆ حضرت علامہ نیاز احمد صاحب

اساتذہ درجۂ تحتانیہ

☆ حضرت مولانا منظور احمد صاحب بڑھیاوی

☆ حضرت مولانا محمد اکرام صاحب

☆ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب براؤنی

☆ حضرت مولانا تصور حسین صاحب

تدریس گاہ

دار العلوم اہلسنت برکاتیہ گلشن نگر، آر۔ ایم روڈ، اوشیورہ، جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی

امتنان وتشکر

بے پناہ شکرو احسان ہے اس پروردگار کا جس نے لفظ کن سے اس کائنات کو وجود بخشا اور اس کائنات ارضی میں حضرت انسان کو پیدا فرما کر اسے اپنا نائب ہونے کا شرف عطا فرما کر اسے رشک مَلک بنایا اور طرح طرح کی سعادتوں سے مالا مال کیا نیز اپنے بیش بہا عنایات سے بہرہ ور کیا۔ بے شمار درود وسلام نازل ہو نبیوں کے سردار محبوب پروردگار جناب احمد مختار رسول باوقار حضور نبی کریم رؤف ورحیم محمد عربی ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر جو اصل کائنات ہیں، وجہ وجود کائنات ہیں آپ ہی تو لولاک لما خلقت الافلاک والارضین کے مخاطب وآئینہ دار ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

جان ہیں جان کیا نظر آئے

کیوں عدو گرد غار پھرتے ہیں

اور رحمت وانوار کی بارش ہو فقیر راقم الحروف کے والدین کریمین مشفقین یعنی عازم حرمین طیبین

مرحوم ومغفور حبیب اللہ ابن الٰہی بخش صاحب رحمہ اللہ

(متوفی ۶ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۲ فروری ۲۰۱۰ء بروز اتوار)

ومرحومہ ومغفورہ حجیانی بشیرہ خاتون صاحبہ رحمہا اللہ

(متوفیہ ۲۳؍رجب المرجب ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۴؍جون ۲۰۱۲ء بروز (جمعرات)

(غفر اللہ لھما ونوّر مرقدھما)

کے قبروں پر جنھوں نے اس فقیر کو عالم دین مصطفی ﷺ بنانے کے لئے نابغہ روزگار مشفق اساتذہ کرام کی مقدس بارگاہوں میں ہر تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے خوشی خوشی پیش کیا، طرح طرح کی دشواریاں اٹھائیں اور صبح ومساء دعائیں دیکر مجھے اس لائق کیا۔ مولیٰ تعالیٰ انکی مغفرت فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور شفاعت رسول اکرم ﷺ سے مالامال فرمائے نیز سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں میں شامل فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

ابر رحمت انکی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

نیز اپنے ان دو بھائیوں (یار محمد و محمد یٰسین) صاحبان کا جو اپنی گاڑھی کمائی سے مجھے دورہ ٔ طالب علمی میں بلا نکیر خرچ دیتے رہے اور قدم قدم پر سہارا دے کر بھائی ہونے کا حق ادا کیا۔ (جزاہما اللہ احسن الجزاء)

--------------------------اور--------------------------

کے تحت بڑی ناانصافی ہوگی اگر میں اپنے ان دینی بھائیوں کا ذکر نہ کروں جنھوں نے بڑی ہی دلچسپی اور لگن سے اس کی طباعت میں خوشی خوشی حصہ لیا اور منظر عام پر لانے میں میرا بھرپور تعاون کیا۔

مشکور رہوں شہزادۂ مظہر شعیب الاولیاء مختار المشائخ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد مختار احمد رضا علوی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان سابق سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف و بانی جامعہ فاطمۃ الزہرہ اٹوابازار ضلع سدھارتھ نگر یوپی کا جنہیں حضور مظہر شعیب الاولیاء علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے حیات پاکیزہ ہی میں اپنا جانشین و خلیفہ نامزد فرما کر دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول کی نظامت علیا کے لئے منتخب فرمادیا تھا جو فقیر راقم الحروف کو مسلسل دعائیں دے کر اس حقیر کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے اور ۲۱؍محرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۲؍اکتوبر ۲۰۱۷ء کا دن گزار کر شب جمعہ دس بجکر پندرہ منٹ پر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے مولی تعالی آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل التسلیم۔

اور استاذ گرامی شیخ القراء حضرت علامہ الحاج الشاہ قاری خلق اللہ صاحب قبلہ خلیق فیضی (صدر شعبۂ تجوید و قرأت دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف) کا جنہوں نے اس پر نظر ثانی فرما کر ہماری محنت و حوصلہ کو عروج بخشا۔ اور رفیق گرامی مرتبت علامہ مفتی غلام معین الدین چشتی نے ایک مبسوط مقدمہ تحریر فرما کر کرم فرمایا اور محب گرامی حضرت علامہ و مولانا حکیم عبد القیوم صاحب قبلہ (مدرس دارالعلوم اہل سنت برکاتیہ جوگیشوری ممبئی) کا جنھوں نے اپنا گرانقدر تقریظ رقم فرما کر اپنی محبتوں سے نوازا۔ اور ممنون ہوں حضرت مولانا ارشاد احمد مصباحی اور اپنی ان دو بچیوں (فاطمہ عظمت و حلیمہ نزہت) کا جنھوں نے کمپوزنگ کے فرائض انجام دے کر کتاب کو منظر عام پر لانے میں میری مدد فرمائی۔

لائق صد مبارکباد ہیں عالی جناب پرویز ابراہیم شیخ (یاری روڈ، ورسوا، اندھیری) جنھوں

نے اسکی طباعت کیلئے گرانقدر رقم پیش فرمائی اور اس کے لئے اسباب مہیا کئے۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل ان حضرات کے علم وعمل، مال و دولت نیز صحت وعافیت میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور انہیں دارین کی سعادتوں سے خوب مالامال فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل التسلیم

فقط والسلام

منظور احمد یار علوی غفرلہ القوی

خادم الافتاء والتدریس

دارالعلوم اہلسنت برکاتیہ گلشن نگر جوگیشور (ویسٹ) ممبئی

وخطیب وامام

درگاہ مسجد سید شکر اللہ شاہ باباورسوا، اندھیری (ویسٹ) ممبئی

موبائل: ۹۸۶۹۳۹۱۳۸۹

منقبت

از: قطب الاقطاب سیدنا خواجه
قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

حضرتت کعبہ حاجات ہمہ خلقاں است
حاجتم ساز روا حضرت غوث الثقلین

بے نوا خستہ دلم نیست کسے آنکہ دہد
خستہ راجز تو دوا حضرت غوث الثقلین

خاکپا ئے تو بود روشنی اہل نظر
دیدہ رابخش ضیا حضرت غوث الثقلین

مردہ دل گشتہ ام ونام تو محی الدین است
مردہ را زندہ نما حضرت غوث الثقلین

قصیدہ غوثیه

سقانی الحب کاسات الوصال	فقلت لخمرتی نحوی تعال
فقلت لسائر الاقطاب لموا	بحال وادخلوا انتم رجال
وھموا و اشربوا انتم جنودی	فساقی القوم بالوافی ملا لی
شربتم فضلتی من بعد سکری	ولا نلتم علوی واتصال
و اطلعنی علی سر قدیم	و قلدنی و اعطانی سوال
کسانی خلعة بطراز عزم	و توجنی بتیجان الکمال
و ولانی علی الاقطاب جمعا	فحکمی نافذ فی کل حال
و لو القیت سری فوق میت	لقام بقدرة المولی تعال
ولوالقیت سری فی جبال	لدکت واختفت بین الرمال
وما منها شهور او دهور	تمر و تنقضی الا اتالی
و تخبرنی بما یاتی و یجری	وتعلمنی فاقصر عن جدال
مریدی هم و لاتخف الله ربی	عطانی رفعة نلت المعال
بلادالله ملکی تحت حکمی	و وفقنی قبل قلبی قد صفالی
نظرت الی بلاد الله جمعا	کخردلة علی حکم اتصال
وکل ولی له قدم وانی	علی قدم النبی بدرالکمال
انا الجیلی محی الدین اسمی	واعلامی علی راس الجبال
وعبدالقادر مشهور اسمی	وجدّی سیّدی بدرالکمال

منقبت درشان غوث اعظم رضی اللہ عنہ

بخدا انوار بارد		روضہ پاک غوث اعظم
قرب جالی سکون یابم		رسیدم بتوخدا خوانم

المدد یا غوث اعظم

چوں درتو بیابم		زمحن خلاص یابم
برگنبد اقدس نثارم		حصہ لمعان خواہم

المدد یا غوث اعظم

رنج عصیاں دارم		زتو امداد خواہم
زبرکات خود حصہ دہ		درگہ تو فقیرانم

المدد یا غوث اعظم

دادی زکرم دزداں را		مانیز امید ولا دارم
حاجت روا سازروا		حضرتت کعبہ حاجاتم

المدد یا غوث اعظم

چوں رسیدم آں دردولت		کے ماندم بےسروسامانم
اللھم احفظ العراق واھلہ		بطفیل پیر پیرانم
منظورؔ رسیدی بعالم گوئی		رسیدم درقبلہ حاجاتم

المدد یا غوث اعظم

از: منظور احمد یار علوی غفرلہ القوی

منقبت

در شان غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از: سیدی امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرہ میں لاتا نہیں کتا تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوہ تیرا

جو سکر کی جوش میں ہیں تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اسکو شفیع
جو میرا غوث ہے لاڈلا بیٹا تیرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ ﷺ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ

وابنہ الغوث الاعظم الجیلانی

امابعد!

فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالی فی کتابہ العظیم

اَلَااِنَّ اَوْلِیَاءَاللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

خبردار: اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ ہی وہ رنجیدہ وغمگین ہوتے ہیں

(سورہ یونس آیت ۶۲)

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

علیہ افضل التسلیم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندوں کو بشریت کی پستی سے نکال کر محبوبیت کبریٰ ومقبولیت عظمیٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمایا۔اور انہیں فیوضات قدسیہ سے نوازا،اپنے بیش بہا عنایات سے انکے یادوں کو نزول رحمت کا سبب بنایا،نیز ان کے مناقب ومحاسن ،کرامات وخوارق ،نجابت وشرافت کو روز روشن کی طرح عیاں فرما کر ان کی صحبت اختیار کرنے کو دنیاوی سعادت اور اخروی نجات کا ذریعہ بنایا جو اِن صالحین کا ہوجاتا ہے وہ شیاطین کے مکروشر ودجل وفریب سے محفوظ کر دیا جاتا ہے یہ ذوات ستودہ صفات بتوفیق الٰہی خود کو اتنا سنوار لیتے ہیں کہ انکی صحبت اختیار کرنے والا بھی سنور جاتا ہے وہ خود بھی روشن ومنور ہوجاتے ہیں اور دوسروں کو بھی روشن ومنور بنا دیتے ہیں ۔ان کا وجود مسعود عام بندگان خدا کے لئے نمونہ بن جاتا ہے ،جن کی سیرت وسوانح مشعل راہ ہوتی ہے، جن کا کردار بلند ہوتا ہے،جن کے اخلاق مثالی ہوتے ہیں ،جن کے اقوال وافعال واحوال خالصتاً لوجہ اللہ ہوتے ہیں ،جو قدسی صفات کے مصداق ومظہر ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ ان کا کھانا، پینا ،سونا ،جاگنا ،اٹھنا ،بیٹھنا سب اللہ کیلئے ہوتا ہے ،جومن جانب اللہ صاحبان عطا بنکر عطاؤں سے مالامال کرتے ہیں اور عروج وارتقاء کی آخری منزل عبور کرتے ہوئے وہ اس قدر بلند ہوتے ہیں کہ انبیاء وشہداءکل بروز قیامت ان کا مقام ومنصب دیکھ کر رشک کریں گے۔

چنانچہ ابوداؤد ونسائی شریف کی حدیث ہے اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

"عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ ان من عباداللہ لأُناساًماھم بانبیاء ولاشھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیمة بمکانھم من اللہ قالوا: یارسول اللہ تخبرنا من ھم ؟قال:ھم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیرارحام بینھم ولا اموال یتعاطونھافواللہ ان وجوھھم لنوروانھم لعلی نورلایخافون اذا خاف الناس ولایحزنون

اذاحزن الناس وقراء ھذہ الایۃ (الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون)سورہ یونس :[٦٢]رواہ ابو داؤد والنسائی۔"

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو نہ انبیاء کرام ہیں نہ شہداء قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان کو اللہ تعالی کی طرف سے عطا کردہ مقام دیکھ کر ان پر رشک کریں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا : یارسول اللہ ﷺ آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن کی باہمی محبت صرف اللہ تعالی کی خاطر ہوتی ہے نہ کی رشتہ داری اور مالی لین دین کی بنیاد پر۔اللہ تعالی کی قسم ان کے چہرے منور ہوں گے اور وہ پرنور ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا جب لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب لوگ غمزدہ ہوں گے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) ترجمہ: خبردار بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے ۔(سورہ یونس):[٦٢]

اولیاء کرام سے محبت کیوں

بخاری ومسلم کی متفق علیہ حدیث پاک ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

عَنْ اَبِی ھُر یرۃَ رَضِی اللّٰہُ تَعالیٰ عنہ عَنِ النبیِّ ﷺ قَالَ: اِذااَحَبَّ اللّٰہُ العبدَنادٰی جِبر یلَ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فلاناً، فَاَحْبِبْہُ، فیحِبُّہُ جبر یلُ، فَیُنَادِیْ جِبْرِیلُ فِی اھلِ السَماءِ: اِن اللّٰہَ یُحِبُّ فُلا ناً، فَاَحِبُّو ہُ، فَیُحِبُّہُ اَھلُ السَماءِ ثُمَّ یُو ضَعُ لہٗ القَبوْ لُ فِي الاَرضِ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ندا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ پتہ چلا کہ اولیاء کرام کی محبت عطائی ہے جسے حاصل ہوئی، ہوئی جو محروم رہامحروم رہا۔

تاریخ اسلامی کامطالعہ کرنے والوں پر یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ تقریباً ساڑھے تیرہ سوسال سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد بھی حضورغوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت وعظمت اہل ایمان کے دلوں میں ویسے ہی ہے جیسا کہ اُس عہدزریں میں تھی۔

مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں ہاں اک اصیل نواسنج رہے گا تیرا

آپ اللہ رب العزت کے ان محبوب ومقبول بندوں میں سے ہیں جن کا نام لیا جانا سہارا کا سبب بنتا ہے کیونکہ آپ خود بے خوف وبے غم ہیں اور یہ بھی مسلّم ہے کہ آپ اس خاکدان گیتی میں رہکر بعطاء الٰہی دیگر بندگان خدا کی دستگیری ومراد برآری فرماتے رہے ہیں اور اہل عالَم ان کے فیوض وبرکات سے سیراب ہوتے رہے ہیں اسی ذات ستودہ صفات کی بارگاہ ناز میں خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے چند اوراق زریں قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

داعیہ یہ ہے کہ ۷؍ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۳؍مارچ ۲۰۱۱ء میں الحمدللہ فقیر راقم الحروف کی حاضری قبلہ اہل صفا، کعبہ حاجات ما، دستگیر ہمہ جا، مرکز عقیدت محور اہل معرفت، مشعل راہ طریقت، سیدالافراد، سلطان بغداد سرکار سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کے بارگاہ کرم میں اس شعر کے ورد کے ساتھ ہوئی۔

عدو بددین مذہب والے حاسد   توہی تو تنہا کا زور دل ہے یاغوث
پیر پیراں میر میراں اے شہ جیلاں توئی   اُنس جانِ قدسیاں وغوثِ اِنس وجاں توئی

کیسے بتاوں کہ کیسے جا رہا تھا بس جا رہا تھا میرے آقا کا عشق تھا جو کھینچے لئے جا رہا تھا سرور ومستی میں جھومتا، مچلتا، ہنستا بس اس تصور میں کہ ابھی گنبد پاک پہ نظر پڑے گی ابھی قسمت جاگے گی نظر دو چار ہوگی اور معراج زندگی نصیب ہوگی دمشق سے لیکر بغداد معلی کے حدود میں داخل ہونے تک مسلسل یہ شعر ورد زباں رہا کیسے بھول سکتا ہے کوئی اس سفر کو جس میں ایک غلام ناز غلامانہ لیکر اپنے اس آقا کے حضور حاضری کی سعادت پا رہا ہو جس کا یہ فرمان عالیشان ہو کہ

مریدی لا تخف اللہ ربی   عطانی رفعۃ نلت المنالی

مریدی ھم وطب واشطح وغن وافعل ماتشاء فالاسم عالی

ایک عجیب وجدآفریں ،سرور بخش ،روح پرور، پرنور سماں تھا جو انتہائی کیف آور تھا جسے لفظوں کا جامہ دینے سے زبان وقلم عاجز وقاصر ہیں واپسی پر بفضلہ تعالیٰ وبطفیل حبیبہ الاعلیٰ وبعون غوث الاعظم ایک مختصر سا سفر نامہ بنام،، فردوس زیارت ،،رقم کرنے کی سعادت میسر آئی اوراس نعمت عظمیٰ سے مالا مال ہوا مگر پھر بھی تشنگی باقی ہے ۔مزید برآں احباب کا اصرار بھی رہا۔اس لئے زیرنظر کتاب ترتیب دینے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں ۔

مولائے کریم اپنے حبیب لبیب ﷺ کے طفیل اسے قبول فرما کر اخروی نجات کا ذریعہ بنائے اورسرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں فقیر کو بھی میں شامل فرمائے ۔

(آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل التسلیم)

اللہ رب العزت اپنے کرم سے اپنے بندوں کی رشد وہدایت اورانکی اصلاح وتربیت کیلئے اپنے ہی بندوں میں سے ہر دور میں کسی نہ کسی خاص بندے کاانتخاب کرتا رہا ہے چنانچہ انبیاء عظام علیہم السلام کواس کار خیر کیلئے منتخب فرمایا جس کی خشت اول حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام ہیں تا آنکہ نبی آخر الزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت تام فرمائی اورآپ کو ختم نبوت کا تاجدار بنا کر نبوت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند فرمادیا:

ماکان محمداباا حد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین

جس پر شاہد ہے ۔ پھر اسکے بندوں کی رشد وہدایت اوران کے اصلاح وتربیت کیلئے اولیائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے اس کائنات ارضی میں اپنے آقا ﷺ کی سچی نیابت کافریضہ انجام دیناشروع فرمایااوردین متین کی آبیاری فرما کر اسکی نشرواشاعت میں ہرطرح کی قربانی پیش فرمائی یہ امت مسلمہ پران کاوہ احسان عظیم ہے جس کا چرچا صبح قیامت تک ہوتا رہے گااورلوگ ان پاک ہستیوں کا ذکرجمیل کر کے اپنے قلب وروح کوتسکین دیتے رہیں

گے انہیں پاک طینت ہستیوں میں حضور غوث الثقلین، قطب الکونین ،غوث صمدانی، شہباز لامکانی ،سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات نمایاں ہے جو علم شریعت وطریقت کے تاجدار ہیں۔خود آپ اپنے قصیدہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"درست العلم حتیٰ سرت قطبا   ونلت السعد من مولی تعال"

میں علم حاصل کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مقام قطبیت عطا فرمائی درست العلم مشیر الی علم الشریعہ ہے اور سرت قطبا مشیر الی علم الطریقہ ہے۔اسلئے پہلے ہم ولایت پر گفتگو کرتے ہوئے اسکے معانی بیان کرتے ہیں۔یہ عربی لفظ ہے جسکے لغوی معنیٰ دوست ،نزدیک اور مددگار کے ہیں۔

الولی ھو الحبیب*الولی ھو القریب*الولی ھو المعین

اور ولی کا فقہی اصطلاحی معنیٰ ہے:

"المفوض الیہ الامور"

ولی وہ ہوتا ہے جس کے حضور عام لوگوں کے مقدمات ومعاملات پیش کئے جائیں۔

حضرت علامہ محمد ابن سلیمان حلبی ریحاوی اپنی مشہور زمانہ تصنیف "النخبۃ اللآلی لشرح بدء الامالی" میں عقیدہ اہل سنت والجماعت کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

کرامات ولی بدار دنیا   لھا کون فھم اھل النوال

صاحب نخبۃ اللآلی لشرح بدء الامالی مذکورہ شعر میں ولایت کا معنیٰ یوں رقم فرماتے ہیں:

"الولی ھو العارف باللہ تعالیٰ و صفاتہ بحسب ما یمکن"

اللہ کا ولی وہ ہوتا ہے جو اسکے ذات وصفات کی معرفت رکھنے والا ہو۔

"الولی ھو المواظب علی الطاعات"

اللہ کا ولی وہ ہوتا ہے جو اسکے طاعت وفرمانبرداری پر پابندی کرتا ہو۔

"الولی ھو المجتنب عن المعاصی"

اللہ کا ولی وہ ہوتا ہے جو اسکے منع کردہ چیزوں (گناہوں) سے خود کو روکے رکھتا ہو۔

"الولی ھو المقبل الی العقبیٰ"

اللہ کا ولی وہ ہوتا ہے جو آخرت کی تیاری میں لگا رہتا ہو۔

"الولی ھو المعرض عن الدنیا"

اللہ کا ولی وہ ہوتا ہے جو دنیا سے اعراض کرتا ہو۔

"الولی ھو المعرض عن الانھماك فی اللذات والشھوات المباحة"

اللہ کا ولی وہ ہوتا ہے جو تمام لذتوں اور شہوتوں میں منہمک ہونے سے اعراض کرتا ہو خواہ وہ جائز ہی کیوں نہ ہوں.

"الولی ھو المدیم فی ذکر اللہ تعالی"

اللہ کا ولی وہ ہوتا ہے جو اللہ رب العزت کے ذکر پر پابندی اختیار کرتا ہو.

ولایت کے مسند نشین میں بارہ خصلتوں کا ہونا ضروری ہے

حضور غوث الثقلین قطب الکونین غوث صمدانی شہباز لامکانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے خادم خاص حضرت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ خود شیخ اس سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں:

"لایجوز لشیخ ان یجلس علی سجادۃ النھایۃ و یتقلد بسیف العنایۃ حتی یکمل فیہ اثنتاعشر خصلۃ خصلتان من اللہ تعالی وخصلتان من النبی ﷺ وخصلتان من ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وخصلتان من عمر رضی اللہ عنہ وخصلتان من عثمان رضی اللہ عنہ وخصلتان من علی کرم اللہ وجھہ الکریم وفامااللتان من اللہ تعالی یکون ستارا وغفارا واما اللتان من النبی ﷺ یکون شفیقا ورفیقا واما اللتان من ابی بکر رضی اللہ عنہ یکون صادقا ومتصدقا واما اللتان من عمر رضی اللہ عنہ یکون امارا ونھاء واما اللتان من عثمان رضی اللہ عنہ یکون طعاما للطعام ومصلیا باللیل والناس نیام واما اللتان من علی رضی اللہ عنہ یکون عالما وشجاعا"

ترجمہ: یعنی کسی شیخ کیلئے درست نہیں کہ وہ سجادہ نہایہ وسیف عنایہ کا خود کو مستحق گردانے جب تک کہ اسکے اندر بارہ خصلتیں نہ پائی جائیں جس میں سے دو کا تعلق اللہ رب العزت کی ذات سے ہے اور دو کا تعلق حضور نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکت سے ہے اور دو کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور دو کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اور دو کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اور دو کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ تو رہا وہ جو کہ اللہ تعالیٰ سے متعلق ہے وہ

یہ ہے کہ بندے کے اندر ستر پوشی وعفوو درگزر پایا جائے اور دووہ جوکہ نبی کریم ﷺ سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ بندے کے اندر شفقت ونرمی پائی جائے اور دووہ جوکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے وہ یہ کہ بندے کے اندر صداقت وتصدق پایا جائے اور دووہ جوکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے وہ یہ کہ بندہ امر بالمعروف اورنہی عن المنکر یعنی اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے لوگوں کو سختی سے منع کرنے والا ہواور دووہ جوکہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ بندہ لوگوں کو خوب کھلانے والا ہواور جب لوگ سو جائیں تو رات میں اٹھ کر اللہ کی عبادت کرنیوالا ہواور دووہ جوکہ حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ بندے کے اندر علم اور شجاعت کا جوہر پایا جائے۔(از مقدمہ الفیوضات الربانیۃ ص/۵)

پھر آپ نے فرمایا کہ مقتداء بننے کے لائق وہ شخص ہے کہ جوعلوم شرعیہ میں ماہر اور اصطلاحات صوفیہ سے واقف ہو۔ بدوں اس کے کوئی شخص مقتداء بننے کے لائق نہیں۔شیخ الصوفیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارا علم قرآن وحدیث میں دائر ہے، جس شخص نے کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ کو ضبط نہ کیا ہو، فقاہت (دینی فہم) نہ رکھتا ہو، اصطلاحات صوفیہ سے ناواقف ہووہ مقتداء بننے کے لائق نہیں۔

فقیر کہتا ہے کہ شیخ کو مریدوں کی تربیت کے لئے جوطریقہ اختیار کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ جب کسی مرید کی تربیت کرے تو محض لوجہ اللہ اس کی تربیت کرے نہ کہ کسی دنیاوی غرض سے یا اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے چاہئے کہ اسے ہمیشہ نصیحت کرتا رہے اور اس سے نہایت شفقت ومہربانی سے پیش آئے جب وہ عاجز ہوجائے تو اس سے نرمی کرے اور زیادہ ریاضت میں نہ ڈالے اس کے ماں باپ کی طرح اس پر مہربان رہے اسے محنت شاقہ میں نہ ڈالے جسے وہ برداشت نہ کرسکے بلکہ حکمت عملی سے کام لے۔ابتداء میں آسانی سے کام لے اور سہل

سہل باتیں بتائے اور ہر گناہ و معصیت اور والدین کی نافرمانی سے بچنے کا اس سے عہد لے اور پھر مشکلات کو اس پر پیش کرے کیونکہ گناہ و مصیبت سے بچنے کا عہد لینا احادیث نبوی سے ثابت ہے جن کے ذکر کرنے کی ہم یہاں ضرورت نہیں سمجھتے۔

نیز! شیخ کو چاہیئے کہ وہ اپنے مرید کو سلسلہ کے ساتھ ذکر کی تلقین کرے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے جناب سرورکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! بندے کے لئے زیادہ آسان اور تمام طریقوں میں سب سے زیادہ افضل اور خدائے تعالیٰ سے زیادہ نزدیک کون سا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: اے علی! تم تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا کرو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ذکر اللہ کی کیا فضیلت ہے حالانکہ تمام لوگ ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے علی! جب تک کہ زمین پر کوئی بھی اللہ کہنے والا ہے اس وقت تک قیامت نہ ہوگی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں ذکر کس طرح سے کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اے علی! تم تین دفعہ مجھ سے سن لو اور خود تین دفعہ میرے سامنے کہو پھر آپ نے تین دفعہ آنکھیں بند کر کے بلند آواز سے فرمایا: لاالہ الااللہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سنا کئے۔ پھر تین دفعہ آنکھیں بند کر کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بآواز بلند کہا۔ لاالہ الا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے رہے یہی ذکر اللہ کے معرفت کی اصل ہے جو کلمہ توحید ہے خدائے تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ان تمام تصریحات کی روشنی میں جب ہم حضور سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات کا جائزہ لیتے ہیں تو آپ کے وجود بابرکات میں ان تمام تعریفات کے جلوے اور جھلکیاں کامل طور پر نظر آتی ہیں اور آپ ان تمام صفات کے حامل و مظہر و مصداق نظر آتے ہیں اور کیوں نہ ہو جو آپ مظہر جمال مصطفی ﷺ ہیں چنانچہ خود ارشاد فرماتے ہیں:

"کل ولی لہ قدم و انی علی قدم البنی بدر الکمال"

ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے نقش قدم پہ ہوتا ہے اور میں اپنے جدّ کریم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم خاص سے اپنے محبوب ﷺ کو جمیع صفات کمالیہ کا جامع بنایا ہے اور "الذی اجتمعت فیہ جمیع خصال المحمودۃ" کا تاج زریں آپ ہی کے سر سجا کر اپنا آئینہ دار اور خدا نما بنایا "من رائنی فقد رائی الحق" اس پر شاہد ہے اور سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے جملہ صفات وکمالات محامد ومحاسن ومکارم کے مظہر وآئینہ دار ہیں۔اسی لئے تو سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کنز الکرامت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے نعتیہ دیوان حدائق بخشش حصہ دوم ص ۲۵۸ رمیں ارشاد فرماتے ہیں:

الوہیت نبوت کے سوا	تو تمام افضال کا قابل ہے یا غوث
الوہیت ہی احمد نے نہ پائی	نبوت ہی سے تو عاطل ہے یا غوث

جس طرح ولایت کے کئی ایک اقسام ہیں اسی طرح صاحبان ولایت کے درجات بھی مختلف ہیں اسی میں اقطاب ،ابدال ،اخیار، اوتاد ، نجباء، رجفاء ،نقباء،صاحبان خدمت اغواث اور افراد ہوتے ہیں ان میں سب سے اعلیٰ درجہ افراد کا ہے۔

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان سے ایک سوال کیا گیا کہ حضور افراد کون ہوتے ہیں؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اجلہ اولیاء کرام سے ہوتے ہیں،ولایت کے درجات ہوتے ہیں،غوثیت کے بعد فردیت کا مقام ہے۔

اس سلسلے میں (الملفوظ حصہ اول ص ۱۰۶) پر ایک روایت نقل فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

ایک عظیم بزرگ جو اجلہ اولیاء کرام میں سے تھے۔آپ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں؟ تو فرمایا کہ ابھی ابھی میری ملاقات ہوئی تھی ،فرماتے تھے میں نے جنگل میں ایک ٹیلے پر ایک نور دیکھا جب میں قریب گیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک کمبل کا نور ہے۔ایک صاحب کمبل اوڑھے دھوپ میں اکیلے سو رہے ہیں اور انکے بدن سے نوری شعائیں پھوٹ رہی ہیں۔پہونچ کر سلام کیا اور پاوں پکڑ کر ہلایا اور جگا کر کہا کہ اٹھو مشغول بخدا ہو،وہ مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ آپ اپنے کام میں مشغول رہیں ،مجھے میری حالت پر رہنے دیجئے ،میں نے کہا کہ میں مشہور کئے دیتا ہوں کہ یہ ولی اللہ ہیں ،کہا کہ میں مشہور کردوں گا کہ یہ حضرت خضر ہیں۔میں نے کہا کہ میرے لئے دعا کیجئے؟ کہا کہ دعا تو آپ ہی کا حق ہے، میں نے کہا کہ آپ کو دعا کرنی ہوگی ،کہا" وفر اللّٰہ حظک منہ" اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے اور کہا میں اگر غائب ہوجاوں تو ملامت نہ فرمائیے گا اور فوراً نظر سے غائب ہو گئے حالانکہ کسی ولی کی طاقت نہ تھی کہ میری نگاہ سے غائب ہوسکے۔

وہاں سے آگے بڑھا ،ایک اور اسی طرح کا نور دیکھا کہ نگاہ کو خیرہ کرتا ہے۔قریب گیا تو دیکھا کہ ٹیلے پر ایک عورت کمبل اوڑھے سو رہی ہے ،وہ اس کے کمبل کا نور ہے۔میں نے پاؤں ہلا کر ہوشیار کرنا چاہا غیب سے ندا آئی ،اے خضر! احتیاط کیجئے۔اس بی بی نے آنکھ کھولی اور کہا حضرت نہ رکے یہاں تک کہ روکے گئے ،میں نے کہا اٹھ مشغول بخدا ہو ،کہا حضرت اپنے کام میں مشغول رہیں ،مجھے اپنی حالت پر رہنے دیں۔میں نے کہا تو میں مشہور کئے دیتا ہوں یہ ولی اللہ ہے ،کہا میں مشہور کردوں گی کہ یہ حضرت خضر ہیں۔میں نے کہا میرے لیے دعا کرو ،کہا دعا تو آپ کا حق ہے ،میں نے کہا آپ کو دعا کرنی ہوگی ،کہا: "وفر الله حظك منه" ،اللہ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے۔پھر کہا اگر میں غائب ہوجاوں تو ملامت نہ فرمائیے گا۔میں نے دیکھا یہ بھی جاتی ہے ،کہا یہ تو بتائے جا کیا تو اسی مرد کی بیوی ہے کہا ہاں

۔ یہاں ایک ولیہ کا انتقال ہو گیا تھا اس کی تجہیز و تکفین کا ہمیں حکم تھا یہ کہا اور میری نگاہ سے غائب ہو گئی۔

حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا یہ لوگ افراد ہیں، میں نے کہا وہ بھی کوئی ہے جس کی طرف یہ رجوع لاتے ہیں، فرمایا ہاں وہ حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے بارگاہ کرم سے ان جیسے لوگوں کو بھی رجوع کرنا پڑتا ہے۔ (الملفوظ حصہ اول ص ۱۰۶)

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اسی سمت اشارہ فرماتے ہوئے حدائق بخشش میں ارشاد فرماتے ہیں:

جو سکر کی جوش میں ہیں تجھے کیا جانیں	خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا	اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلی تیرا

مزید فرماتے ہیں کہ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان افراد پر بھی فوقیت حاصل ہے اسی لئے آپ کو ان لوگوں میں خاص کرتے ہوئے ''فرد الوحید'' کے خطاب نایاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ہم تفصیل میں نہ جا کر صرف اجمالی تقسیم پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اہل اللہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) کامل (۲) واصل

سائر الی اللہ کو ''کامل'' کہا جاتا ہے اور سائر فی اللہ کو ''واصل'' کہا جاتا ہے سرکار اعلی حضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرماتے ہیں:

جو ترا طفل ہے کامل ہے یا غوث طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث

اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سرکار حضور غوث

پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاایک مرید خاص تھا جو اپنے وطن جانا چاہتا تھا آپ سے اجازت لے کر اپنے وطن کیلئے روانہ ہوا درمیان سفر مقام حبّہ میں رات گزارنے کے لئے قیام کیا دیکھا کہ ایک شیخ وعظ و نصیحت فرمارہے ہیں کافی مجمع اکٹھا ہوگیا ہے یہ بھی شریک محفل ہوگیا دوران گفتگو شیخ نے حاضرین سے فرمایا کہ جسے جو پوچھنا ہے پوچھ لے کئی بار شیخ نے اسی جملہ کو دہرایا مگر کوئی نہ کھڑا ہوا بالآخر یہ مرید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑا ہوا اور کہا کہ حضور میرا ارادہ سوال کرنے کا نہ تھا مگر دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا ارشاد کہیں ضائع نہ ہو جائے اس لئے ایک سوال حاضر خدمت کررہا ہوں سوال صرف اتنا ہے کہ آپ یہ بتادیں کہ میرے شیخ اسوقت کہاں ہیں؟

مخاطب چونکہ کامل تھے سائر الی اللہ تھے آنکھیں بند کی اور سیر کرنا شروع فرمایا سب سے پہلے بغداد معلی پہونچے غوث پاک نہ ملے پورا عراق کا جائزہ لیا نہ ملے عالم ناسوت میں پتہ لگایا نہ ملے مشرق ومغرب چھان مارا نہ ملے سائر تھے کامل تھے ترقی کی اور عالم ناسوت سے عالم ملکوت کی سیر شروع کردی مگر غوث پاک کا سراغ نہ ملا اور ترقی کی عالم ملکوت سے جبروت پہونچے وہاں بھی نہ پایا پھر جبروت سے لاہوت گئے مگر غوث پاک کا پتہ نہ چل سکا لوٹ آئے کہا کہ بیٹا تیرے شیخ کا پتہ نہ چل سکا۔

سرکار حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید نے کہا کہ حضور کہاں تک آپ نے تلاش کیا؟ فرمایا عالم ناسوت پھر ملکوت پھر جبروت پھر لاہوت مگر تیرے شیخ نہ ملنا تھا نہ ملے غلام غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا حضور اجازت ہو تو میں بتادوں کہا بتاؤ عرض کی سرکار آپ دروازہ تک تشریف لے گئے اور میرے آقا اندر تشریف فرما ہیں ۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو ترا طفل ہے کامل ہے یا غوث		طفیلی کا لقب واصل ہے یا غوث
تری سیر الی اللہ ہی ہے فی اللہ		کہ گھر سے چلتے ہی تو موصل ہے یا غوث

حدیث پاک میں اللہ کے رسول ﷺ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں بندہ جب احکام الٰہی پر مواظبت اختیار کرتا ہے تو اللہ رب العزت اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے یہاں تک کہ بندہ فرائض سے رشتہ جوڑتا ہے اور اس سے غایت درجہ محبت ہوجاتی ہے پھر بڑے سے بڑا نقصان ہی کیوں نہ ہو جائے مگر فریضہ الٰہی کو کسی صورت نہیں چھوڑتا پھر سنتوں سے رشتہ جوڑتا ہے یہاں تک کہ ہر سنت نبوی کو اپناتا ہے اور اس سے غایت درجہ محبت ہو جاتی ہے (جس کی مثال ماضی قریب میں سرکار شعیب الاولیاء شیخ المشائخ حضرت مولانا صوفی سیدی شاہ محمد یار علی لقد رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی ذات ستودہ صفات ہے جنھوں نے تقریباً اڑتالیس سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہونے دیا اور یہی حال آپ کے جانشین وخلیفہ سرکار مظہر شعیب الاولیاء حضرت مولانا صوفی سیدی آقائی ومولائی شاہ محمد صدیق احمد علوی قادری چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان کا بھی رہا)۔

پھر بندہ نوافل کی کثرت سے خود کو عروج بخشتا ہے یہاں تک کہ قائم اللیل یعنی زاہد شب زندہ دار ہو جاتا ہے اور پھر اسے مقام رفیع عطا کر دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بندے کو ترقی نصیب ہوتی ہے سب سے پہلے عالم ناسوت اس کے لئے مسخر کر دیا جاتا ہے۔اب بندہ جب جہاں چاہے آجا سکتا ہے شرق وغرب اسکے لئے یکساں ہے بلکہ اپنے مقام پہ رہ کر بھی ہر جا کارفرما نظر آتا ہے یہی وجہ ہے کی سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ بیک وقت ستر مریدوں کے یہاں پہونچ کر انکی مراد برآری فرماتے ہیں اور اپنی خانقاہ کو بھی اپنے وجود مسعود سے جلوہ بار رکھتے ہیں۔ہوا یوں کہ ایک دن رمضان شریف میں ستر آدمیوں نے فرداً فرداً آپ کو اپنے گھر میں برکت کے خاطر روزہ افطار کرنے کی دعوت دی۔آپ نے ہر ایک کی دعوت قبول فرمائی ہر دعوت دینے والے کو کسی دوسرے کے مدعو کرنے کا قطعی علم نہ تھا آپ نے ایک ہی وقت میں ہر ایک کے گھر ان کے ہمراہ روزہ افطار فرمایا صبح ہر مدعو کرنے والے نے آپ کی اپنے

گھر تشریف آوری اور افطار کی سعادت حاصل کرنے کا تذکرہ کیا تو یہ خبر بغداد شریف میں خوب پھیلی ۔آپ کے خدام میں سے ایک خادم کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آستانہ عالیہ سے باہر بھی تشریف نہیں لے گئے تو یہ لوگ آپ کے بیک وقت تشریف آوری اور کھانا تناول فرمانے کا تذکرہ کیسے کرتے ہیں چنانچہ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوکر واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں میں نے ان میں سے ہر ایک کی دعوت قبول کی اور بیک وقت ہر ایک کے گھر جا کر کھانا بھی تناول کیا۔(تفریح الخاطر) چنانچہ خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ جمیل الرحمن قادری فرماتے ہیں۔

گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا ** سمجھ میں آنہیں سکتا معمہ غوث اعظم کا

پھر اسے ترقی دی جاتی ہے بندہ عالم ناسوت سے عالم ملکوت پہونچتا ہے اب اس میں ملکی یعنی فرشتوں سی طاقت آجاتی ہے ۔طاقت ملک یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپکو کوئیں میں ڈالدیا آگئے حضرت جبریل علیہ السلام اور تخت کا انتظام کردیا دندان نبوی شہید ہوئے میدان احد میں آگئے حضرت جبریل علیہ السلام اور بہتا ہوا خون لے لیا ہاتھوں میں ڈالدیا ہے نمرودیوں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ لسلام کو آگ میں آگئے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام اور نار نمرود کو گلزار کردیا ہے حضرت خلیل پر دیکھتے ہی دیکھتے ساری چنگاریاں کلیوں میں تبدیل ہوگئیں ہیں اور سارے انگارے پھول بن گئے ہیں رکھ دی گئی ہے چھری حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حلقوم ناز پر آگئے حضرت جبریل علیہ السلام اور دنبہ کا انتظام کردیا ہے۔

بندہ اس مقام پر پہونچ کر ملکی توانائی سے متصف ہوجاتا ہے اب وہ ان سارے کاموں کو کرنے کی طاقت پالیتا ہے جو فرشتہ کرلیا کرتا ہے ۔شیخ ابو عمر وعثمان الصریقینی وشیخ ابو محمد عبدالحق حریمی کا بیان ہے کہ ہم دونوں ۳؍صفر ۵۵۵ھ بروز توار حضرت شیخ کے مدرسے میں

انکی خدمت میں حاضر تھے آپ اٹھے اور وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمایا۔جب آپ نے سلام پھیرا تو ایک چیخ ماری اور اپنی ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینک دی ،وہ بھی غائب ہوگئی پھر بیٹھ گئے کسی نے آپ سے اس بارے میں پوچھنے کی جرأت نہ کی۔

تیئس روز کے بعد بلاد عجم سے ایک قافلہ آیا انھوں نے کہا ہمارے پاس حضرت شیخ کے لئے کچھ نذر ہے ۔ہم نے آپ سے اسکے قبول کر لینے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ ان سے لے لو انھوں نے ہمیں ریشم کے کپڑے کچھ سونا اور حضرت شیخ کے کھڑاؤں دے دیں ۔ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو یہ کھڑاؤں کہاں سے ملے انھوں نے بتایا کہ ۳؍صفر بروز یکشنبہ ہم سفر پر جارہے تھے کہ کچھ بدوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ان میں دو سردار تھے انھوں نے ہمارا مال واسباب لوٹ لیا اور ہمارے آدمیوں کو بھی قتل کر دیا اور ایک وادی میں اتر کر باہم مال بانٹنے لگے ۔ہم وادی کے کنارے اترے اس وقت ہم نے کہا کہ کاش اس وقت ہم اس تکلیف میں سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد کرتے ۔ پھر ہم نے اپنے اپنے مال میں سے ان کے لئے کچھ نذر مقرر کی تاکہ ہم مزید خطرہ سے بچ جائیں ۔بس ہمیں انکے یاد کرنے کی دیر تھی کہ دو گرجدار آوازیں سنائی دیں جو ساری وادی میں پھیل گئیں ہم نے خیال کیا کہ شاید ان کے پاس دوسرے بدوی آگئے ہیں اس اثناء میں ان کے کچھ آدمی ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے آؤ اپنا اپنا مال لے لو اور وہ چیز دیکھو جو اچانک ہمیں آن پڑی ہے ۔وہ ہمیں ان سرداروں کے پاس لے گئے دیکھا تو دونوں مر چکے تھے ان میں سے ہر ایک کے پاس پانی سے تر ایک ایک کھڑاؤں پڑی تھی ۔انھوں نے ہمارا مال واپس کر دیا اور کہا کہ اس امر میں یقینا کوئی بڑی بات پوشیدہ ہے۔

یہ ہے ملکی توانائی جو سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکت میں نمایاں طور پر دکھائی دے رہی ہے۔پھر بندہ ترقی کرتا ہے عالم ملکوت سے عالم جبروت کی طرف ۔یہ وہ

مقام ہے جہاں اللہ کا جلال ہی جلال ہوتا ہے بندہ اس مقام پر پہونچ کر صفت جلال سے متصف ہو جاتا ہے پھر بندہ ترقی کرتا ہے عالم جبروت سے عالم لاہوت کے طرف جہاں اللہ رب العزت کا جمال ہی جمال ہوتا ہے۔

جلال و جمال اس روایت سے سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ وعظ فرما رہے ہیں اسی دوران ایک پرندہ شور مچاتے ہوئے آپ کی مجلس سے گزرا جس سے مجمع کے اندر انتشار پیدا ہوگیا اور لوگوں کی توجہ اسکی طرف مبذول ہوگئی آپ نے نگاہ جلال ڈالدی اور فرمایا "یاریح خذی راس ھذہ الحداۃ" پرندہ تڑپ کر ٹھنڈا ہوگیا۔ بعد اختتام مجلس آپ اس پرندے کے پاس گئے اور ارشاد فرمایا "قومی باذن اللہ" دیکھتے ہی دیکھتے وہ زندہ ہوگیا اور آواز لگا کر اڑنے لگا۔ خود ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے تو یہ بلا ارادہ کہہ دیا تھا سبحان اللہ جب بلا ارادہ ارشاد کا یہ حال ہے تو جب ارادہ سے فرمان جاری ہو وہ کیونکر پورا نہ ہوگا۔ سبحان اللہ روایت مذکورہ میں جلال و جمال دونوں جھلکتا دکھائی دے رہا ہے۔

یہاں تک کہ سیر کو صوفیاء اپنی اصطلاح میں سیر الی اللہ کا نام دیتے ہیں پھر مقام قرب کی طرف بندہ ملتفت ہوتا ہے اور مقام قرب پالیتا ہے یہ وہ مقام ہے کہ مولیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "لی مع عبدی وقت لا یسعه ملك مقرب" یعنی میرے اور میرے بندے کے درمیان ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ اس وقت کوئی قریب سے قریب تر فرشتہ بھی اس مقام کو نہیں پاسکتا بعدہ مولیٰ اپنے اس بندے کے قلب پر اپنی خاص تجلی ڈالتا ہے بار تجلی برداشت کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے اللہ تعالیٰ نے تجلی کوہ طور پر ڈالی تو آپ بار تجلی اٹھا نہ سکے اور زمین پر تشریف لے آئے قرآن کریم میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

" فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ فَجَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا" (سورہ اعراف آیت ۱۴۳)

تجلی برداشت کرنا سب کے بس کی بات نہیں یہ تو امت محمدیہ کے اولیاء ہیں جو اپنے نبی کی رحمتوں کے سہارے اس بار کو اٹھالیا کرتے ہیں بار تجلی برداشت کرلینے کے نتیجے میں بندہ اللہ رب العزت کے صفت تکوینی کا مظہر ہو جاتا ہے ۔صفت تکوینی کی مظہریت یہ ہے اللہ رب العزت کی شان ہے جس شئی کے بارے میں فرمادے کن ہو جا فیکون تو وہ ہو جاتی ہے اب بندہ بھی جس شئ بارے میں کہہ دے ہو جا تو وہ شئی ہو جاتی ہے ۔

چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سورہ کہف کی آیت کریمہ

"اَمْ حَسِبْتُمْ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ" الخ

کی تفسیر میں بخاری شریف کی حدیث پاک:

"العبد اذا واظب علی الطاعات فاحببته واذا احببته فکنت سمعه الذی یسمع به و بصره الّذی یبصر به و یده الّتی یبطش بهاورجله الّتی یمشی بها"

نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

"العبد اذاواظب علی الطاعات بلغ المقام اللّذی یقول الله کنت له سمعاو بصرافاذا صارنور جلال الله سمعاله سمع القریب والبعید واذا صار ذلك النور بصرا له رای القریب والبعیدواذاصار ذلك النور یدا له قدرعلی التصرف فی السهل والصعب والقریب والبعید"

یعنی جب کوئی بندہ نیکیوں پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے تو اس مقام رفیع تک پہونچ جاتا ہے کہ جس کے متعلق اللہ تعالی نے "کُنْتُ لَهٗ سَمْعاً وَّ بَصَراً" فرمایا ہے ۔تو جب اللہ کے جلال کا نور اسکی سمع ہو جاتا ہے تو وہ دورونزدیک کی باتوں کو سن لیتا ہے اور جب یہی نور اس کی بصر ہو جاتا ہے تو وہ دورونزدیک کی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور جب یہی نور جلال اسکا ہاتھ ہو جاتا

ہےتو وہ بندہ آسان ومشکل اور دور ونزدیک کی چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔
(مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۷/ ایضا تفسیر کبیر ج ۵ /ص ۴۸۰)

اور اسی کو صاحب سِر ہونا بھی کہتے ہیں چنانچہ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود ارشاد فرماتے ہیں:

"ولو القیت سِری فوق میت لقام بقدرۃ المولی تعال"

اگر میں اپنا سِر کسی مردے پر ڈال دوں تو وہ اللہ کی قدرت سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ جب اپنی تجلی سے کسی بندہ کو مالا مال فرماتا ہے تو اسکی دوصورتیں ہوتی ہیں؛ ایک تو یہ ہے کہ بندہ کے دل ودماغ دونوں نے قبول کیا اور دوسری صورت یہ ہے کہ صرف دل نے قبول کیا اور عقل جواب دے گئی۔ پہلی صورت والا بھی کامیاب ہے اور دوسری صورت والا بھی کامیاب۔

البتہ دوسرے کو مجذوب کا نام دیا جاتا ہے مگر یہ لاکھوں میں کہیں ایک ہوتے ہیں جنکی ظاہری حالت الگ دِکھتی ہے اگر کسی نے کھلا دیا تو کھا لیا ورنہ بھوکے ہی رہے اگر پہنا دیا تو پہن لیا ورنہ انہیں اپنے لباس کی بھی فکر نہیں ہوتی وہ صرف ایک ہی خیال میں مست ہوتے ہیں کہ ایک نور آیا تھا میری نگاہوں میں وہ گیا کہاں؟ اسی میں کھوئے ہوتے ہیں اسی لئے شریعت پاکیزہ ان سے اپنے احکام اٹھا لیتی ہے وہ نماز نہ پڑھیں تو پابند نہیں کرتی روزہ نہ رکھیں تو کچھ پابند نہیں کرتی اصطلاح صوفیہ میں انہیں مجاذیب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے افعال واعمال، حرکات وسکنات کو نمونہ نہیں بنایا جاتا ہے انکو ان کی حالتوں پر چھوڑ دیا جاتا ہے یہ ذوات ستودہ صفات صرف اکتساب فیض کے لئے ہوتے ہیں۔

رہے وہ حضرات جن کے دل ودماغ دونوں نے قبول کیا اور وہ لذت وصال سے مالا مال ہو کر بعد ترقی انکی تنزیل ہوتی ہے تو انکی صحبت ورفاقت اختیار کی جاتی ہے اور انکے

جملہ توجہات خواہ انعکاسی ہوں القائی ہوں یا پھر اصلاحی یا اتحادی ہوں کی برکتیں حاصل کی جاتیں ہیں۔

حضور غوث اعظم کی ولادت باسعادت

حضور سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولادت یکم رمضان ۴۷۰ھ مطابق ۱۰۷۷ء ایران کے صوبہ طبرستان کے بلاد جیلان کے شہر نیف میں ہوئی جو بلاد جیلان میں ایک قصبہ ہے۔

ایک شاعر نے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ولادت باسعادت ،عمر شریف اور وصال پاک کا ذکر اس شعر میں یوں کیا ہے

ان باز اللّٰہ سلطان الرجال جاء فی عشقٍ وتوفی فی کمالٍ

بیشک اللہ تعالی کے باز، مردان خدا کے سردار (غوث اعظم رضی اللہ عنہ) عشق جسکا عدد ہے چارسوستر ۴۷۰ رمیں پیدا ہوئے اور کمال جسکا عدد ہے اکیانوے ۹۱ر (مدت عمر شریف) دونوں کا مجموعی عدد پانچ سو اکسٹھ ۵۶۱ھ ہوا جس میں وصال فرمایا۔

عشق کا عدد چارسوستر ۴۷۰ رہے اور کمال کا اکیانوے ۹۱ راس مناسبت سے ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۹۱ رسال کی عمر عزیز پا کر پانچ سو اکسٹھ ۵۶۱ھ میں وصال فرمایا۔

ان ولده السيد الشيخ عبدالرزاق رضى الله عنه قال سئلت والدى عن مولده فقال لااعلم له حقيقة لكنى قدمت بغداد فى السنة التى مات فيهاالتميمى وعمرى ذاك ثمانى عشر ة سنة والتميمى مات سنه ثمانين

و ار بعمائة للهجرة (مقدمه الفیوضات الر بانیة ص ۵)

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے صاجزادہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد گرامی سے آپ کے جائے پیدائش کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کا حقیقی علم نہیں ہے ۔البتہ میں بغداد اسوقت حاضر آیا جس سال تمیمی کا انتقال ہوااور اسوقت میں اٹھارہ سال کا تھا اور تمیمی کا انتقال چار سو اسی ۴۸۰ھ میں ہوا اس طور پر غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ ولادت یکم رمضان ۴۷۰ھ مطابق ۱۰۷۷ء ہوتی ہے ۔اور علامہ شیخ شمس الدین بن ناصر بن دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ بلد جیل میں ۴۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور جیل دو ہیں ۔

(۱) بلاد دیلم کے قرب میں ایک وسیع علاقہ ہے اور دیلم بلاد کثیرہ پر مشتمل ہے اس علاقہ میں اس سے بڑا کوئی علاقہ نہیں ہے۔

(۲) بلاد شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کو الکیل بھی کہا جاتا ہے **(عجمی)** مشوبہ **بجیم** ۔ یعنی جیلان وگیلان بھی کہا جاتا ہے۔

زمانہ رضاعت

آپ کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ پورے زمانہ رضاعت میں آپ کا یہ حال رہا کہ سال کے تمام مہینوں میں آپ دودھ پیتے رہتے تھے جونہی رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوتا تو آپ دن میں دودھ کی طرف بالکل رغبت نہ کرتے اور رمضان شریف کا پورا مہینہ آپ کا یہ معمول رہتا تھا کہ طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب تک قطعاً دودھ نہیں پیتے تھے خواہ کتنی ہی دودھ پلانے کی کوشش کی جاتی یعنی رمضان کا پورا مہینہ آپ دن میں روزہ رکھتے تھے اور جب مغرب کے وقت اذان ہوتی اور لوگ افطار کرتے تو آپ دودھ نوش فرماتے ۔

نام وکنیت

آپ کا اسم گرامی: سید عبد القادر جیلانی ہے ،کنیت ابو محمد،لقب محی الدین ہے مگر عامۃ المسلمین میں آپ محبوب سبحانی،قطب ربانی،غوث صمدانی،غوث الثقلین،قطب الکونین اورغوث اعظم کے نام سے مشہور ہیں آپ کے القاباب بےشمار ہیں جس کا احاطہ مشکل ہے جس میں سے،،محی الدین،،بہت ہی مشہور ومعروف ہے جوعلم کی حیثیت رکھتا ہے۔

محی الدین لقب ہونے کی وجہ

بعض حضرات نے جب حضرت شیخ کے لقب،،محی الدین،،کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ ۵۱۱ھ میں جمعہ کے دن ایک سفر سے ننگے پاؤں بغداد واپس ہوا تو ایک شخص کا میرے قریب سے گزرہوا جو بہت ہی بیمار اور کمزور تھا حتیٰ کہ اس کا رنگ بھی تبدیل ہو چکا تھا اس نے مجھ سے کہا السلام علیک یا عبد القادر! میں نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے مجھے اپنے قریب بیٹھنے کے لئے کہا تو میں اس کے پاس بیٹھ گیا بیٹھتے ہوئے میں نے دیکھا کہ اس کا جسم توانا ہوتا جارہاہے اور رنگ میں بھی نکھار پیدا ہو گیاہے ۔یہ دیکھ کر میں اس سے خوفزدہ ہو گیا تو اس نے پوچھا کہ مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہیں پہچانتا۔تب اس نے کہا کہ،،دین،،ہوں جو حالات کی وجہ سے مٹ چکا تھا۔لیکن اللہ نے موت کے بعد تیرے ہاتھ سے مجھے پھر حیاتِ نو عطا فرمائی ہے۔

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ جب میں وہاں سے اٹھ کر جامع مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جس نے مجھے یا سیدی محی الدین کے لقب سے مخاطب کیا اور جب میں نے نماز کا قصد کیا تو بہت سے لوگ دوڑے ہوئے آئے اور میرے

ہاتھ کو بوسہ دینے لگے اور یا محی الدین کہتے جاتے تھے حالانکہ اس سے قبل میں کبھی اس نام سے نہیں پکارا گیا تھا۔

نسب شریف

آپ نجیب الطرفین سید ہیں یعنی جس خوش نصیب کی نسبتِ نسبی حسنین کریمین طیبین طاہرین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متصل ہوا سے نجیب الطرفین کہتے ہیں۔ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نسب پاک کے تعلق سے خود ارشاد فرمایا ہے:

"انا نجیب الطرفین" یعنی میں نجیب الطرفین ہوں.

نسب نامہ پدری

آپ کا سلسلہ نسب والدگرامی کی جانب سے گیارہ واسطوں سے ہوتا ہوا حضور مولائے کائنات شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے جاملتا ہے وہ اس طرح ہے آپ کے والد ماجد کا نام، موسیٰ، کنیت، ابوصالح، لقب، جنگی دوست، ہے۔

شیخ سید محی الدین عبد القادر بن سید ابوصالح موسی بن سید عبد اللہ الجیلی بن سید یحییٰ الزاھد بن سید محمد بن داؤد بن سید موسیٰ ثانی بن سید عبد اللہ ثانی بن سید موسیٰ الجون بن سید عبد اللہ (المحض) بن سید حسن المثنیٰ بن سید امام حسن بن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔

نسب نامہ مادری

آپ کا سلسلہ نسب والدہ ماجدہ کی جانب سے چودہ واسطوں سے ہوتا ہوا حضور مولائے کائنات شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے جاملتا ہے وہ اس طرح ہے آپ کی والدہ ماجدہ کا

نام فاطمہ, کنیت ،ام الخیر اور لقب ،امۃ الجبار، ہے:

شیخ سید محی الدین بن سیدۃ فاطمہ بنت عبد اللہ الصومعی بن ابو جمال بن محمد بن محمود بن ابو عطاء عبد اللہ بن سید کمال الدین عیسیٰ بن ابو علاو الدین بن محمد جواد بن علی رضا بن موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر الصادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم۔

ان مقدس و بابرکت ہستیوں میں ایسے ایسے باکمال افراد گزرے ہیں جنکے ذکر جمیل سے امت مسلمہ آج بھی روشنی حاصل کررہی ہے اور تا قیام قیامت حاصل کرتی رہے گی۔

آپ کے شیوخ طریقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ

الی

امین الوحی سیدنا جبریل علیہ السلام

الی

سید الخلق اشرف الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد ﷺ

الی

الامام امیرالمومنین سیدعلی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم

الی

السبط الامام سیدنا شباب اھل الجنة سیدنا الحسین رضی اللہ تعالی عنہ

الی

الامام سیدنا علی زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ

الی

الامام سیدنا محمد الباقر رضی اللہ تعالی عنہ

الی

الامام سیدناجعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ

الی

الامام سیدنا موسیٰ الکاظم رضی اللہ تعالی عنہ

الی

الامام سیدنا علی الرضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الی

سیدنا المعروف کرخی رضی اللہ تعالی عنہ

الی

سیدنا سری السقطی رضی اللہ تعالی عنہ

الی

سیدنا ابی القاسم الجنید البغدادی رضی اللہ تعالی عنہ

الی

سیدنا ابی بکر الشبلی رضی اللہ تعالی عنہ

الی

سیدنا عبدالواحد التمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الی

سیدناابی الفرح الطرطوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الی

سیدابی الحسن الھنکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الی

سیدناابی سعید المبارک المخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الی

سیدناشیخ الطریقۃ ومعدن الشریعۃ والحقیقۃالحضرۃ الغوث الاعظم

السیدعبدالقادرالجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فقیر راقم الحروف یار علویؔ نے خود سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کے در دولت پر آپ کے شیوخ طریقت کے مندرجہ بالا اسماء گرامی ملاحظہ کیا جو آپ کے باب کرم پر اس طرح متصاعداً مرقوم تھا۔

خاندانی عظمت وشرافت

سیرت غوث اعظم میں لکھا ہے کہ حضرت غوث اعظم شیخ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار بہت ہی بڑے جلیل القدر رہنما اور مرشد کامل تھے۔ جان سبھی کو عزیز ہوتی ہے لیکن وقت کا وہ مرد حق پرست جان جیسی عزیز چیز کو حق کی راہ میں قربان کر دینے کا عزم محکم کر چکا تھا اس کی خدا اور رسول دوستی اور مذہب سے سچی محبت کا بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

جہاں ایک طرف سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے والد بزرگوار خاصان خدا میں سے تھے وہیں آپ کی والدہ ماجدہ وقت کی انتہائی پاک سیرت خاتون اور تقوی وطہارت کی بے نظیر مجسمہ تھیں جن کا نام فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لقب امۃ الجبار اور کنیت ام الخیر تھی۔

یہ نام ہی اس بات کی شہادت دے رہا ہے کہ آپ تمامی اقسام خیر کی مکمل تفسیر تھیں اور بھلا کیونکر نہ ہوتیں جبکہ انھوں نے اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے زاہد وقت سے فضائل ومحاسن اور فیوض و برکات کی گرانمایہ دولت کے حصول میں پورے حوصلہ سے کام لیا تھا۔ جو ایک طرف اگر رئیسان جیلان میں شمار کیے جاتے تھے تو دوسری جانب ان کے علم وفضل زہد وتقویٰ فیض ظاہری و باطنی کی جیلان کے ہر نگر اور ہر شہر میں دھوم مچی تھی۔

بہت مشہور ہے کہ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی ایک مرتبہ سفر میں تھے اور دریا سے بہتا ہوا سیب نکال کر کھالیا تھا کھالینے کے بعد احساس ہوا کہ میں نے تو

اسے بلا اجازت کھالیا ہے چنانچہ اس کی تلافی کے لئے مالک کی تلاش میں الٹے قدم واپس ہوئے ایک مقام پر پہونچ کر کیا دیکھتے ہیں کہ دریا کے کنارے ایک باغ موجود ہے جس کی شاخیں دریا میں لٹک رہی ہیں سوچا کہ ہو نہ ہو اسی باغ کا پھل ٹوٹ کر دریا میں گر گیا ہو باغ کے مالک کی تلاش میں نکلے اس طرح حضرت عبداللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی اور آپ سے معافی کے طلبگار ہوئے حضرت عبداللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نور باطن سے پہچان گئے کہ یہ کوئی عام شخصیت نہیں ہے بلکہ اللہ کے مقبول ومحبوب بندوں میں سے ہیں ۔آپ نے فرمایا کہ معافی تو مل جائے گی مگر ایک شرط ہے وہ یہ ہے کہ میری ایک لڑکی ہے جو آنکھوں سے معذور ہے ،دیکھ نہیں سکتی ، بہری ہے کانوں سے سن نہیں سکتی ،لولی ہے پکڑ نہیں سکتی لنگڑی ہے چل نہیں سکتی ،اس سے شادی کرنی ہوگی آپ نے کہا کہ مجھے منظور ہے چنانچہ اسطرح آپ کی شادی حضرت فاطمہ ام الخیر بنت عبداللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو جاتی ہے ۔جب آپ حجرہ عروسی میں تشریف لے جاتے ہیں تو حیرت واستعجاب میں ڈوب جاتے ہیں کہ جسے اندھی ،بہری ،لولی ،لنگڑی ،کہا گیا تھا وہ بالکل صحیح الاعضاء وتندرست ہے حجرے سے باہر آگئے اور استفسار کیا تو پتہ چلا کہ اندھی اسلئے کہا گیا ہے کہ آج تک کسی غیر محرم کو اپنی آنکھ سے دیکھا نہیں کانوں سے معذور اس لئے کہ آج تک غیر شرعی باتیں سنا نہیں لولی لنگڑی اسلئے کہ آج تک بلا اجازت باہر گئیں نہیں ۔سبحان اللہ یہ شان ہے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین کریمین کی جنکی عظمت وشرافت ونجابت ضرب المثل ہے جن پر تقویٰ وطہارت جس قدر ناز کرے کم ہے ۔

نبوی مینھ علوی فصل بتولی گلشن	حسنی پھول حسینی ہے مہکنا تیرا
نبوی ظل علوی برج بتولی منزل	حسنی چاند حسینی ہے اجالا تیرا

تعلیم واساتذہ کرام

جب حضور غوث پاک کو معلوم ہوا کہ علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے تو آپ نے علماء اسلام کے طرف رجوع کیا کہ ان کے چشمہ فیوضات سے بہرہ ورہوں آپ نے قرآن مجید پڑھ کر مندرجہ ذیل علماء کرام سے علوم وفنون حاصل کئے (۱)ابوالوفاء علی ابن عقیل حنبلی (۲)ابولخطاب محفوظ الکلوذانی حنبلی (۳)ابوالحسن محمد ابن قاضی ابویعلیٰ محمد ابن الحسین بن محمد بن الفراء حنبلی (۴)قاضی ابو سعید ،ابوسعیدالمبارک ابن علی المخزومی حنبلی اصولاً وفروعاً ،اورعلم الادب (۵)علی ابن زکریا یحیٰ بن علی تبریزی سے پڑھا۔اورعلم الحدیث ایک بہت بڑی جماعت سے حاصل کیا،منجملہ ان حضرات کے یہ اسماء ہیں:

(۱)ابوغالب محمد ابن الحسن الباقلانی (۲)ابوسعید محمد بن عبدالکریم بن خشیشا (۳) ابوالغنائم محمد ابن محمد بن علی بن میمون الفرسی (۴)ابوبکر احمد بن المظفر (۵)ابوجعفر بن احمد بن حسین القاری السراج (۶)ابوالقاسم علی بن احمد بن بنان الکرخی (۷)ابوطالب عبداللہ بن محمد ابن یوسف (۸)اور ان کا ابن عم عبدالرحمن ابن احمد (۹)ابوالبرکات ھبۃ اللہ ابن المبارک (۱۰)ابوالعز محمد ابن المختار (۱۱)ابونصر محمد (۱۲) ابوغالب احمد (۱۳)ابوعبداللہ یحیٰ اولاد علی البناء (۱۴)ابوالحسن بن المبارک ابن الطیور (۱۵) ابومنصور عبدالرحمن العزاز (۱۶)ابوالبرکات طلحہ قولی وغیرھم (رحمھم اللہ تعالیٰ)

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اساتذہ کرام میں شیخ حماد بھی ہیں ان سے آپ کے متعلق ایک عجیب وغریب واقعات منقول ہیں بطور نمونہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) شیخ ابوالنجیب سہروردی بیان کرتے ہیں کہ سنہ ۵۲۳ھ (جب آپ کی عمر مبارک ۵۳ ربرس کی تھی) کا واقعہ ہے کہ میں ایک وقت بغداد میں شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت

اقدس میں حاضر تھا۔اسوقت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک طویل اور عجیب تقریر کی تو شیخ حماد نے فرمایا:''عبدالقادر جیلانی ! تم عجیب تقریریں کرتے ہو۔تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ خدائے تعالیٰ تمھاری کسی بات پر مواخذہ کرلے۔''تو حضور ممدوح نے اپنا ہاتھ آپ کے سینے پر رکھ دیا اور کہا آپ نور قلب سے ملاحظہ فرمایئے کہ میری ہتھیلی پر کیا لکھا ہوا ہے۔تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا اُس پر شیخ حماد نے فرمایا کہ میں نے ان کی ہتھیلی پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ انھوں نے اپنے پروردگار سے ستر بار عہد لیا ہے کہ وہ ان سے مواخذہ نہ کرے گا۔پھر شیخ موصوف نے فرمایا کہ اب کوئی مضائقہ نہیں۔

ذلك فضل الله یاتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم.

وہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(پارہ ۲۸ رسورہ جمعہ،آیت ۴)

(۲) شیخ عبداللطیف بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ شیخ عزازمتورع البطائحی بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک عجمی نوجوان داخل ہوا ہے۔یہ نوجوان عنقریب نہایت ہیبت وعظمت وجلال وکرامت کے ساتھ ظاہر ہوگا۔

اور حال واحوال اور درجہ محبت میں سب پر غالب رہے گا تصرفات کون وفساد اسے سونپ دیا جائیگا۔بڑے چھوٹے سب اس کے زیر حکم ہونگے۔قدرومنزلت میں اسے قدم راسخ اور معارف حقائق میں ید بیضاء حاصل ہوگا اور مقام حضرت القدس میں زبان کھول سکے گا۔

بغداد شریف میں ورود

شیخ محب الدین محمد بن النجار نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئمہ مسلمین میں سے ایک ہیں۔آپ صاحب کرامات ظاہرہ ہیں آپ بغداد میں ۴۸۸ھ بمطابق ۱۰۹۵ء میں تشریف لائے جبکہ اسوقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال تھی فقہ احکام الوصول والفروع والمناظرہ اور سماع حدیث ووعظ ودیگر علوم وفنون حاصل کئے۔ یہاں تک کہ آپ ہر فن میں فائق ہوئے پھر خلوت وانقطاع وریاضت وسیاحت اور شب بیداری وغیرہ اختیار فرمائی یعنی علوم ظاہرہ کی تکمیل کے بعد علوم باطنہ میں مشغول ہوئے۔

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حالات میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جب آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال کی ہوئی تو اشارہ غیبی سے عشق الٰہی کے جذبہ نے جوش مارا آپ نے والدہ ماجدہ سے تحصیل وتکمیل علم کے لئے بغداد جانے کی اجازت طلب فرمائی۔

حضرت سیدہ فاطمہ عارفہ کاملہ تھیں ہزار دعاوں کے ساتھ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفر بغداد کی اجازت دی اور جاتے وقت چالیس دینار آپکے صدری کے استر میں رکھ کرسی دئے۔رخصت کرتے ہوئے والدہ ماجدہ نے نصیحت فرمائی کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا,اور جھوٹ کے پاس مت جانا۔سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدق دل سے والدہ محترمہ سے وعدہ فرمایا کہ میں ہمیشہ آپ کی نصیحت پر عمل کروں گا۔

والدہ سے رخصت ہونے کے بعد حضور بغداد جانے کے لئے ایک قافلے کے ساتھ ہو لئے جو بغداد جارہا تھا راستہ میں ترتنک کے علاقہ میں چالیس قزاقوں کے ایک جتھے نے جن کا سردار احمد بدوی تھا قافلہ کا سارا سامان لوٹ لیا۔آخر ایک ڈاکو نے حضور غوث پاک رضی اللہ

عنہ سے جو ایک طرف خاموش کھڑے تھے، پوچھا کہ تیرے پاس بھی کچھ ہے؟ تو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے بلاخوف و ہراس صاف بتا دیا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں لیکن ڈاکو کو یقین نہ آیا اور وہ آگے نکل گیا اسی طرح ایک دوسرے ڈاکو نے بھی آپ سے یہی سوال دریافت کیا تو آپ نے پھر صاف صاف بتا دیا کہ میرے پاس چالیس دینار لیکن وہ بھی مذاق سمجھ کر چلا گیا۔

جب ڈاکو سردار کے پاس پہونچے تو ان ڈاکوؤں نے سرسری طور پر اس واقعہ کا ذکر کیا تو سردار نے کہا کہ اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ۔ جب حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ کو سردار کے پاس لایا گیا تو اس نے دریافت کیا کہ لڑکے تمھارے پاس بھی کچھ ہے؟ تو آپ نے کہا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں جیسا کہ اس سے پہلے میں تمھارے دو ساتھیوں کو بتا چکا ہوں سردار نے پوچھا کہ کہاں ہیں تو آپ نے یہ بھی بتا دیا کہ میرے صدری کے استر میں سلے ہوئے ہیں۔ آخر سردار نے آزمانے کے لئے کھول کر دکھانے کا حکم دیا، اور دیکھ کر حیران رہ گیا کہ واقعی اس میں چالیس دینار موجود تھے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے نہایت حیرت سے دریافت کیا اے لڑکے کیا تجھے علم نہیں تھا کہ ہم ڈاکو ہیں اور اس سے پیشتر تمہارے سب ساتھیوں کا مال لوٹ چکے ہیں کم از کم اپنے دینار بچانے کی کوشش کرتا۔ لیکن آپ نے کمال صدق و ایمان سے کہا کہ سفر پر روانہ ہونے سے قبل میری والدہ محترمہ نے جو ایک عابدہ اور زاہدہ خاتون ہیں مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا کبھی جھوٹ نہ بولنا، اور ہمیشہ سچ بولنا میں کبھی اپنی والدہ کی نصیحت سے انحراف نہیں کرسکتا تھا۔

یہ الفاظ ترکش سے نکلے ہوے تیر تھے سردار کے دل پر پیوست ہو گئے، اور اسے خیال آیا کہ یہ لڑکا تو اپنی والدہ کی نصیحت پر اس قدر سختی سے کاربند ہے لیکن میں ہوں کہ اپنے خالق حقیقی کے احکام کی پابندی نہیں کرتا کس قدر گنہگار اور بے عمل ہوں اسی وقت خود غوث پاک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر توبہ کی اور ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی توبہ کی۔سبحان اللہ ایک سچ نے چالیس جھوٹ کو چکنا چور کر دیا۔شیخ محمد قائد رومی نے بھی ایک دفعہ حضور سے پوچھا، کہ آپ کی بزرگی اور عظمت کا دارو مدار کس بات پر ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ راست گوئی پر۔میں نے تمام عمر کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

بغداد پہونچ کر آپ نے اس دور کے باکمال اساتذہ کرام سے علم قرأت،علم تفسیر،علم حدیث،علم فقہ،علم لغت،علم شریعت،علم طریقت نہ صرف حاصل کیا،بلکہ ہر علم میں وہ کمال پیدا کیا کہ تمام علماء زمانہ سے سبقت لے گئے،تحصیل و تکمیل علوم کے زمانے میں آپ نے وہ صعوبتیں برداشت کیں کہ خود ان کے ارشاد کے مطابق اگر وہ سختیاں پہاڑ پر گزرتیں تو پہار بھی پھٹ جاتا،جب مصائب حد سے زیادہ ہوجاتے تو آپ زمین پر لیٹ کر یہ پڑھتے"فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً" (پارہ ۳۰،سورہ الم نشرح،آیت ۵)

جس کا مطلب ہے تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔اس پر تسکین قلب حاصل ہوجاتی۔

علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل کے بعد سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پچیس سال کی طویل مدت تک تزکیہ نفس کے لئے مجاہدات اور ریاضات میں مصروف رہے،جن کی تفصیل اس قدر طویل ہے کہ بیان نہیں ہوسکتی،آپ نے ایک دفعہ وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں پچیس سال تک عراق کے ویرانوں میں پھرتا رہا ہوں،چالیس سال تک صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی ہے اور پندرہ سال تک عشاء کی نماز پڑھ کر ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر صبح تک قرآن حکیم ختم کرتا رہا ہوں،اور میں نے بسا اوقات تیس سے چالیس دن تک بغیر کھائے پیئے گزارے،چنانچہ مروی ہے کہ آپ صحراوئں،بیابانوں، جنگلات اور کھنڈرات میں محو ریاضت تھے ایک موقع ایسا آیا کہ بھوک نے بہت ستایا یہاں تک کہ الجوع، الجوع کی

جاری صدا محسوس ہونے لگی ۔فرماتے ہیں کہ پھر میں شاہراہوں پر گیا تا کہ گزرتے اہل قافلہ سے چھوٹ رہی یا گری پڑی اشیاء سے اپنی بھوک مٹا سکوں مگر کیا دیکھتا ہوں کہ مجھ سے پہلے ہی چالیس اہل اللہ اسی تلاش میں سرگرداں ہیں کہ کچھ مل جائے جس سے بھوک کا ازالہ ہو سکے میں واپس ہوگیا اور پھر میں نے عہد کرلیا کہ مولی جب تک تو نہ کھلائے گا نہ کھاوں گا اور اس عہد پر قائم رہا حتیٰ کہ اللہ رب العزت نے میرے شیخ کو میری طرف بھیجا۔

چنانچہ حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ کھالو عبدالقادر میں نے کہا نہیں کھاوں گا پھر کہا کہ کھالو میں نے کہا نہیں کھاوں گا تیسری بار فرمایا تمہیں واسطہ ہے رب ذوالجلال کا کھالو عبدالقادر پھر میں نے اسے حکم ربی جان کر کھالیا۔اسی کو سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے یوں فرمایا:

قسمیں دیدے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے	پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا	اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا

سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عمل بھی حضور ﷺ کی اتباع و پیروی ہی میں ہے۔جب حضرت جبریل امین علیہ السلام پہلی آیت لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ کرم میں حاضر ہوئے تو کہا کہ (اقرء) پڑھئے سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (ما انا بقاری) میں پڑھنے والا نہیں پھر کہا کہ (اقراء) پڑھئے فرمایا میں پڑھنے والا نہیں بالآخر کہا اقراء بسم ربک الذی خلق (القرآن) پڑھئے اپنے اس رب کے نام سے جس نے آپ کو پیدا فرمایا ہے۔جب رب کا نام پاک آیا آپ پڑھنے لگے۔ یہاں سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی پہلے انکار فرماتے ہیں مگر جب رب کا نام پاک آتا ہے تو کھا لیتے ہیں یقیناً یہاں بھی:

"کل ولی له قدم ،وانی علی قدم النبی بدر الکمال"

(ترجمہ) ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے نقش قدم پہ ہوتا ہے اور میں اپنے جد کریم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر ہوں کا جلوہ کارفرما ہے۔

تشریح: یہاں پر دیابنہ، وہابیہ غیر مقلدین اھلکھم اللہ (ماانا بقاری) کا ترجمہ یوں کر کے دھوکہ دیتے ہیں کہ مجھے پڑھنا نہیں آتا جو کسی طرح درست نہیں اس لئے کہ قاری کا لفظ اسم فاعل ہے جس کا ترجمہ، مانافیہ، کی موجودگی میں ہوتا ہے کہ میں پڑھنے والا نہیں پھر کیسے یہ ترجمہ کرنا درست ہوگا کہ مجھے پڑھنا نہیں آتا، فیاللعجب !!!

غوث پاک کا فتویٰ نویسی

آپ کے علم وفضل کا جب چار دانگ عالم میں شہرہ ہوا تو ہر طرف سے بکثرت استفتاء آنے لگے آپ بالعموم مذہب حنبلی اور مذہب شافعی کے مطابق فتویٰ دیتے ،فتویٰ نویسی کی سرعت کا یہ عالم تھا کہ کبھی کوئی استفتاء آپ کے پاس رات بھر بھی نہیں رہا۔اور نہ کبھی آپ کو فتویٰ دینے میں غور وفکر کرنے کی ضرورت پیش آئی ۔آپ استفتاء پڑھتے ہی اس کا جواب تحریر فرما دیتے تھے ۔علمائے عراق آپ کے فتاویٰ کی صحت اور جواب کی سرعت پر بے حد تعجب کرتے ۔اور بہت تعریف کرتے شیخ موفق الدین بن قدامہ کا بیان ہے کہ ہم ۵۶۱ھ میں بغداد پہونچے اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم وفضل اور درس وافتاء میں کوئی ہمسر نہ تھا۔طالب علموں اور فتاویٰ کے سائلوں کو آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے کی حاجت نہ تھی۔

آپ کے صاجزادے حضرت شیخ تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بلاد عجم سے آپ کے پاس ایک استفتاء آیا جو اس سے پہلے اکثر علماء عراق کے سامنے پیش ہو چکا تھا مگر کسی نے اس کا تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا۔استفتاء کی صورت یہ تھی کہ

ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ کوئی ایسی عبادت کرے گا جس میں عبادت کے وقت کوئی دوسرا شریک نہیں ہوگا۔اگر وہ ایسی عبادت نہ کر سکے تو اس کی بیوی کو تین طلاق ایسی عبادت کونسی ہو سکتی ہے؟

تمام علماء اس کا جواب دینے سے قاصر رہے جب حضور سیدنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یہ استفتاء آیا تو آپ نے فوراً اس پر یہ فتویٰ دے دیا کہ وہ شخص مکہ معظمہ چلا جائے مطاف اس کے لیے خالی کر دیا جائے اور وہ تنہا طواف کرے۔ یہ جواب سن کر علماء حیران رہ گئے کیونکہ یہی ایک صورت تھی جس میں وہ شخص تنہا عبادت کر سکتا تھا اور اس کی قسم پوری ہو سکتی تھی یہ فتویٰ ملتے ہی وہ شخص مکہ معظمہ روانہ ہوگیا۔اسی طرح آپ کے تمام فتاویٰ علم و حکمت کا مظہر اور ذہن رسا کا شاہکار ہوتے تھے۔

فرمودات حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ

حضور سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقبول بندے تھے ان کی زندگی کا بیشتر حصہ دین حق کی اشاعت اور احیائے کتاب وسنت میں گزرا آپ کی تعلیمات اور وعظوں میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور ﷺ کی سچے دل سے اتباع واطاعت پر بہت زور دیا گیا ہے۔آپ نے شریعت اور طریقت کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے آپ کے نزدیک اللہ کی معرفت کا راستہ صرف اتباع سنت کے ذریعے طریقت کے اصولوں پر عمل پیرا ہونا ہے۔آپ کے سلسلہ تصوف کا تمام تر مآخذ قرآن مجید اور سنتِ نبوی ﷺ ہے اور انہیں کی روشنی میں آپ نے مخلوق خدا کو علم وعرفان سے اپنے قلوب کو روشن کرنے کی دعوت دی ہے۔آپ کی تعلیمات جو ملفوظات کی صورت میں مختلف کتب میں موجود ہیں ان کا یہاں خلاصہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ قارئین مستفید و مستنیر ہو سکیں۔

توحید: توحید مقام قدس سے ہونے والے اسرار وضمائر اخفاء کا نام ہے اور قلب کو حدود افکار سے تجاوز کر کے مدارج اعلیٰ پہونچ جانے کا اور اقدام تجرید سے تقرب کی جانب بڑھنے اور تفرید سے جانب قرب بڑھ جانے ۔اور کونین کو لا شئی سمجھتے ہوئے ظاہری و باطنی نور کے اقتباس کا۔اور عزیمت کشف تجلیات انوار کے تحت دونوں عالموں کو فنا کر لینے کا۔

یقین: یقین نام ہے عالم غیب کے اسباب و اسرار کی تحقیق کا اور محبوب کے ساتھ اس اتصال کا جس سے محبوب کے سوا تمام اغیار سے انقطاع ہو جائے اور ذکر محبوب کے ذریعہ دحشت وغیبت کی اصلاح ہو سکے۔اگر تم اپنے نفس کو حالت ذکر میں غیر اللہ سے جدا کر کے لقاء ومشاہدہ حرمت وجدان کو ترک کر دو گے تو تم اپنی عقل سے عاجز تصور کیے جاؤ گے کیونکہ محبت کے ساتھ غیر کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔جب مراد قلب پر غالب آجاتی ہے تو ہر شے ملکیت بن جاتی ہے اور غیر اللہ سے تمام ارادے ساقط ہو جاتے ہے اس وقت صحیح معنوں میں مملوک سے ملکیت ختم ہو جاتی ہے اور اسی حالت کو خالص کہا جاتا ہے۔کیونکہ جب تم ذکر میں مشغول ہو گئے تو اس سے محبت قائم رہے گی لیکن جب تم اس سے اپنا ذکر سننے لگو تو پھر تم اس کے محبوب بن جاؤ گے۔

یاد رکھو! مخلوق تمھارے درمیان ایک حجاب ہے کیونکہ تمھارا نفس کبھی تمھارے رب کے درمیان حجاب بنا ہوا ہے۔فقر ایک موت ہے لیکن پھر لوگ اس میں زندہ رہنے کی تمنا کرتے ہیں۔حال کی ابتداء عوام کرتے ہیں لیکن حال کی ابتدا صرف خواص ہی کا حصہ ہے۔

جس وقت بسط کی کیفیت ہوتی ہے تو انبساط حاصل ہوتا ہے اور رخصت کو عزیمت میں تبدیل کر دیا جاتا ہے کیونکہ عزیمت ایک قابل فخر مسرت ہے اس لیے کہ رخصت ناقص ایمان والوں کے لیے ہوتی ہے اور عزیمت کامل ایمان والوں کے لیے ہے۔

توکل: یعنی ہر مسلمان اپنے ہر معاملے میں صرف خدا کا بھروسہ کرے، اپنی محنت،

تدبیروں یا انسان کو اپنے کاموں میں کامیابی کا ذریعہ نہ سمجھے۔آپ نے فرمایا ہے کہ توکل ما سوا اللہ سے باطن کو خالی کر کے اللہ کے ساتھ مشغولیت اختیار کر لینے کا اور غیر اللہ سے قطعی مستثنیٰ ہو جانے کا نام ہے۔توکل مقامِ فنا تک رسائی اور پوشیدہ مقدرات کو چشم معرفت سے مشاہدہ کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

مسلک معرفت میں حقیقت یقین پر اعتقاد قائم کرنے کا سبب بنتا ہے اس لیے کہ یقین اس طرح مہر شدہ ہو جاتا ہے کہ جس میں تناقص یقین اثر انداز ہو ہی نہیں سکتا۔توکل حقیقتاً اخلاص کی طرح ایک حقیقت کا نام بھی ہے اور حقیقت اِخلاص نام ہے اعمال کے سلسلے میں طلبِ جزا کو ختم کر دینے کا پھر یہی توکل بندے کا منجانب اللہ حول وقوۃ سے نکال کر سکون وطمانیت کی منازل تک پہنچا دیتا ہے۔

صبر: یعنی ہر مسلمان مصیبت اور تکلیف پر صبر کرے اور اس کو برداشت کرے۔آپ نے فرمایا ہے کہ مصائب وابتلاء میں ثابت قدمی اور شریعت کے دامن کو پکڑے رہنے کا نام صبر ہے۔صبر کی بھی کئی اقسام ہیں۔اول صبر مع اللہ۔وہ یہ ہے کہ اوامر ونواہی کو ثابت قدمی کے ساتھ ادا کر کے خدا تعالیٰ کے احکام پر صبر اختیار کر کے اور اسی کے ذریعہ وہ سکون حاصل کر کے جس کے تحت قضاء وقدر اور خدا کی مرضی کے مطابق حالتِ فقر میں بھی ترش رو ہوئے بغیر غنا محسوس کرنے لگے۔

دوم صبر علی اللہ: ہر معاملہ میں اللہ کے وعدوں کی جانب متوجہ رہے کیونکہ مومن کے لیے دنیا سے آخرت کی طرف رجوع زیادہ آسان ہے مگر مجاز سے حقیقت کی طرف رجوع مشکل ہے اور خلق کو چھوڑ کر حق کی طرف رجوع بہ نسبت خدا کی محبت میں مخلوق کو چھوڑ دینے کے۔ لیکن اللہ کی جانب اور زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

اور صبر مع اللہ: سب سے زیادہ مشکل ہے۔کیونکہ صابر فقیر شاکر غنی سے افضل ہے اور شاکر

وصابر فقیر افضل ہے ان لوگوں سے جو حصول ثواب کی خاطر مصائب کو دعوت دیتے ہوں۔

شکر: آپ نے فرمایا ہے کہ حقیقت شکر یہ ہے کہ نہایت عاجزی وانکساری سے نعمت کا اعتراف اور ادائے شکر کی عاجزی کو مدنظر رکھ کر منت واحسان کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس کی عزت وحرمت باقی رکھی جائے شکر کے کئی اقسام ہیں۔ شکر لسانی یہ ہے کہ زبان سے نعمت کا اعتراف کرے اور شکر بالارکان یہ ہے کہ خدمت و وقار سے موصوف رہے اور شکر بالقلب یہ ہے کہ بساط شہود پر معتکف ہو کر حرمت وعزت کا نگہبان رہے۔ پھر اس مشاہدہ کی نعمت کو دیکھ کر دیدار منعم کی طرف ترقی کرے۔ شاکر وہ ہے جو موجود پر شکر کرے، شکور وہ ہے جو مفقود پر شکر کرے اور حامد وہ ہے کہ منع کو عطا اور ضرر کو نفع مشاہدہ کرے اور ان دونوں وصفوں کو برابر جانے اور حمد یہ ہے کہ بساط قرب پر پہنچ کر معرفت کی آنکھوں سے تمام محامد واوصاف جمالی و جلالی کا مشاہدہ کرے اور اس کا اعتراف کرے۔

رضا: مسلمان کو ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہئے اس کا ہر کام خدا کو راضی اور خوش کرنے کے لئے ہو انسان کو راضی اور خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہر وقت اپنے رب کے قضا پر سر تسلیم خم کئے رہنا چاہئے۔

خوف: آپ نے فرمایا خوف کے کئی مقام ہیں گنہگاروں کا خوف عذاب کے سبب سے ہوتا ہے۔ عابدین کا خوف عبادت کا ثواب کم ملنے یا نہ ملنے کے سبب ہوتا ہے عاشقان الٰہی کا خوف بقائے الٰہی کے فوت ہو جانے کے سبب ہوتا ہے اور عارفین کا خوف عظمت و ہیبت الٰہی کے سبب ہوتا ہے یہی اعلیٰ درجہ کا خوف ہے کیونکہ یہ زائل نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ رہتا ہے۔

رجاء: آپ نے فرمایا ہے کہ اولیاء اللہ کے حق میں رضا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن ہو مگر نہ کسی نفع یا دفع ضرر کی امید پر کیونکہ اہل ولایت جانتے ہیں کہ ان کو ان کی تمام ضروریات سے فارغ کر دیا گیا ہے اسی وجہ سے وہ مستغنی رہتے ہیں اور پھر خدائے تعالیٰ سے ڈرتا بھی

رہے محض اسکی عظمت و جلال کی وجہ سے نہ اس وجہ سے کہ وہ رؤف ورحیم ہے رجاء بلاخوف امن بے خوفی ہے اور خوف بلا رجاء ناامیدی ہے اور یہ دونوں مذموم ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَوْ وَزِنَ خَوْفُ الْمُومِن وَرَجَاءُ ہٗ لاَ عْتَدَلاَ ۔اگر مومن کا خوف اور رجاء وزن کیا جائے تو دونوں برابر نکلیں۔

قناعت: یعنی ہر مسلمان کے پاس جو کچھ ہو اسی میں اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرے حرام اور ناجائز ذریعوں سے دنیا کا عیش حاصل نہ کرے عیش دنیا کا حصول انسان کو حریص بناتا ہے جو قناعت کے منافی ہے۔شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غرور تکبر سے بچنے ،سادہ زندگی گزارنے،وقت کی پابندی کرنے،غیر مسلموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے اور ہر مصیبت کو برداشت کرکے دین کی پابندی سے خدمت اور تبلیغ کرنے کی تعلیم بھی دی۔

جس مسلمان نے اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کرلیں اسے ترقی اور کامیابی ضرور نصیب ہوگی ،اللہ تعالیٰ ہمیں یہ خوبیاں عطا فرمائے(آمین)

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس طرح ظاہری علم حاصل کرنے کے لئے عالموں کو اپنا استاذ بنایا اور علم کا کمال حاصل کیا اسی طرح روحانی ترقی اور علم حاصل کرنے کے لئے آپ نے اپنے زمانے کے بزرگوں سے تعلق قائم کیا اور ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرکے روحانی ترقی حاصل کی۔

اسلام میں مسلمانوں کے اندر مذہبی جذبہ پیدا کرنے،دین کی پابندی کا شوق اور روحانی قوت کو بڑھانے کے لئے بیعت کا طریقہ موجود ہے عام مسلمان کسی ایسے بزرگ اللہ کے ولی کے سامنے دین کی پابندی کا وعدہ کرتے ہیں جو خود شریعت کا پابند ہو،وہ شریعت کو اچھی طرح جانتا ہو،اور اس کا تعلق خود بھی اللہ کے ولی سے ہو۔ایسے بزرگ کے سامنے دین کی پابندی کا

وعدہ کرنے ہی کو بیعت کہا جاتا ہے، جس کے سامنے یہ وعدہ کیا جائے اسے پیر یا شیخ کہتے ہیں اور وعدہ کرنے والے کو مرید کہتے ہیں، اس وعدے کا اثر وعدہ کرنے والے پر ہوتا ہے، کہ وہ کسی بھی برا کام کرنے سے پہلے یہ خیال کرتا ہے کہ میں تو برائیوں سے توبہ کر کے دین کی پابندی کا وعدہ کر چکا ہوں، اس خیال کے آتے ہی وہ برائیوں سے بچتا رہتا ہے، اسی لئے مسلمانوں کو بزرگوں ،ولیوں، سے تعلق پیدا کرنے ان سے بیعت ہونے اور ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

معمولات غوث پاک رضی اللہ عنہ

روایت میں ہے کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چھ سو پچاس شاگرد تھے ۔جو آپ سے قرآن وحدیث اور دیگر علوم کی تعلیم حاصل کرتے تھے ۔جس طالب علم کے قلم نہ ہوتا اسے قلم عطا فرماتے ۔اور جو آپ کے پاس باطنی تعلق قائم کرنے کے لئے آتا آپ اسے اپنے ہاتھ سے سلسلہ مبارک لکھ کر عنایت فرماتے تھے ۔تو جب آپ کا وضو ٹوٹتا تو آپ غسل فرمایا کرتے تھے ۔ایک مرتبہ آپ کو دست لگ گئے جسکی وجہ سے آپ کو باون مرتبہ بیت الخلاء میں جانا پڑا تو آپ نے ہر مرتبہ غسل فرمایا۔کہتے ہیں کہ جب آپ کے خادم درویشوں اور فقیروں کے لئے کھانے پینے کی اشیاء بازار سے لاتے لاتے تھک جاتے تو آپ سرکار دو عالم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے خود بازار جاتے اور کھانے وغیرہ کی چیزیں خرید کر لاتے ۔اور جب آپ جماعت کے ساتھ سفر پر تشریف لے جاتے تو جس جگہ آپ قیام فرماتے تو خود ہی آٹا گوندھتے اور روٹیاں پکا کر درویشوں کو کھلاتے ۔آپ کی پوری زندگی اپنے جد کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے فرمان عالیشان: ”تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ: علم پڑھو اور

پڑھاؤ سے عبارت تھی (سنن دارمی)

تصوف وولایت کے مرتبہ عظمیٰ پر فائز ہونے اور خلق خدا کی اصلاح وتربیت کی مشغولیت کے باوجود درس وتدریس اور تصنیف وتالیف اور کار افتاء سے پہلوتہی نہ کی۔آپ مذہب اہلسنت والجماعت کی نصرت وحمایت میں تقریر کے علاوہ درس وتدریس اور تصنیف وتالیف سے بھی کام لیا۔آپ تیرہ مختلف علوم کا درس دیتے اور اس کے لئے باقاعدہ ٹائم ٹیبل مقرر تھا۔اگلے اور پچھلے پہر تفسیر،حدیث،فقہ،مذہب اربعہ،اصول اور نحو کے اسباق ہوتے۔ظہر کے بعد تجوید وقرأت کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم ہوتی۔(ماخوذ از سیرت غوث اعظم عالم فقری)

غوث پاک کی سخاوت

اعلیٰ قسم کا عمامہ فقیر کو عطا کر دیا: روایت میں آیا ہے کہ سیدنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی قیمتی نفیس اور اعلیٰ قسم کا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ایک کپڑے کی قیمت اس زمانہ کے حساب سے سرخ دینار ہوتی تھی۔

ایک مرتبہ سرکار غوث اعظم نے ستر ہزار دینار کی بیش بہا قیمت کا عمامہ خرید کر باندھا۔ اسی حال میں ایک فقیر کو دیکھا تو اسے ضرورت مند پایا پھر آپ نے اسے عطا فرمادیا۔

شان استغناء

آپ کے اخلاق حسنہ کا ایک وصف استغناء ہے آپ دنیوی طمع سے بالکل بے نیاز تھے۔آپ کے توکل اور استغناء کی یہ کیفیت تھی کہ ساری عمر کسی بادشاہ امیر یا وزیر کے پاس نہیں گئے۔اور نہ کبھی ان کے عطیات آپنے قبول کئے اگر کبھی آپ کی مجلس میں خلیفہ کی آمد ہوتی تو قصداً اٹھ کھڑے ہوتے اور اپنے دولت خانہ کے اندر تشریف لے جاتے۔جب خلیفہ اور اس کے

ساتھی بیٹھ جاتے تو باہر تشریف لاتے ۔ یہ اس لیے تھا کہ خلیفہ کے لیے آپ کو تعظیما کھڑا نہ ہونا پڑے ۔ جہاں تک ممکن تھا آپ دنیاداروں سے اجتناب فرماتے ۔ جب ایسے لوگ آپ کی مجلس میں آتے تو آپ ان کو نہایت سخت الفاظ میں وعظ و نصیحت کرتے ۔ اور فرماتے کہ ان کے دل کا میل بہت سخت ہے اور تند و تیز الفاظ کی سختی ہی اسے کھرچ سکتی ہے ۔

اپنے قریب ترین عزیزوں یعنی اہل وعیال کے بارے میں بھی کبھی زیادہ محبت اور رجوع نہ فرماتے تھے ۔ اپنی محبت اور شفقت کو جائز حد سے آگے نہ بڑھنے دیتے تھے ۔ دنیا کے مال و متاع سے تو قطعاً کوئی دلچسپی نہ تھی مگر دیناوی نعمتوں سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں مرحمت کی گئی تھیں استفادہ کرنے سے بھی گریز نہ فرماتے ۔

جب آپ کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو آپ اسے اپنے ہاتھ میں لے کر فرماتے کہ یہ میت ہے جب کوئی بچہ مر جاتا تو آپ پر کچھ اثر نہ ہوتا کیونکہ اس کے پیدا ہوتے ہی اس کی محبت اپنے دل سے نکال دیتے تھے ۔ کمالِ استغناء یہ تھا کہ بعض اوقات مجلس وعظ کے دوران آپ کے لڑکوں اور لڑکیوں کے وفات کی خبر آتی تو آپ " انا للہ و انا الیہ راجعون " پڑھ کر خاموش ہو جاتے اور پھر اپنا وعظ جاری رکھتے جب میت کو غسل دے کر مجلس میں لایا جاتا تو آپ منبر سے اتر کر نماز جنازہ پڑھاتے ۔

خلاف شرع کام کرنے والوں سے آپ بیزاری کا اظہار فرمایا کرتے تھے ۔ اور کسی غریب پر کسی امیر کو کبھی ترجیح نہیں دیتے تھے ۔ ہر معاملہ میں عدل و انصاف اور حق و صداقت کا پورا پورا پاس و لحاظ کرتے ۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو مال و دولت نہیں بلکہ تقویٰ اور نیک اعمال عزیز ہیں ۔

آپ اپنے حلقہ بگوشوں کا بڑا خیال رکھتے تھے ۔ مجلس میں یہ دیکھا کرتے تھے کہ کون کون نہیں آیا جو نہ آتا اس کے بارے میں دریافت فرماتے اگر پتہ چلتا کہ وہ بیمار ہے تو اس کی

مزاج پرسی کو تشریف لے جاتے یا اس کے گھر آدمی بھیج کر خیریت دریافت کرتے جو خوردنوازی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔

آپ کی دریادلی

حضرت سیدنا غوث پاک عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہ خدا میں خرچ کرنے میں بڑے دریادل تھے اگر کسی ضرورت مند کو دیکھتے تو جو کچھ میسر آتا اسے عنایت کر دیتے اس سلسلے میں حضرت ابوعبداللہ محمد بن خضر حسینی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر ایک پریشان حال و کبیدہ خاطر فقیر پر پڑی ایک انسان کو اس عالم میں دیکھ کر آپ کا دل تڑپ اٹھا اور بلا تاخیر دریافت فرمایا کہ ماشا نک؟ (تمھارا حال کیا ہے) اظہار مجبوری کے ساتھ فقیر نے جواب دیا کہ مجھے دریا کے اس پار جانے کی حاجت ہے لیکن پیسہ نہ ہونے کے باعث بسیار عاجزی کے باوجود ملاح نے اپنی کشتی پر بٹھانے سے انکار کر دیا ہے جس سے میرا دل ٹوٹ گیا ہے اگر میرے پاس بھی کچھ ہوتا تو آج یہ محرومی مجھے کیونکر ہوتی حسن اتفاق کہ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی اس وقت کچھ نہ تھا مگر اس کی پریشانی آپ سے برداشت نہ ہوسکی اور خدائے قادر و قدیر کی بارگاہ میں دست بدعا ہوئے معاً ایک شخص آکر آپ کی خدمت میں اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیلی پیش کی۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فوراً اس فقیر کو بلا کر فرمایا کہ لو یہ تھیلی لے جا کر ملاح کو دے دو اور کہہ دینا کہ اب کبھی بھی کسی فقیر اور نادار کو کشتی میں بٹھانے سے انکار مت کرنا۔

غوث پاک اور احیاء موتی

سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ ایک روز ایک محلہ سے گذر رہے تھے تو دیکھا ایک مسلمان اور عیسائی آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں تو سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھگڑے کا سبب پوچھا تو مسلمان نے کہا کہ یہ عیسائی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہیں۔ اور میں نے اس عیسائی کو کہا ہے کہ نہیں بلکہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہیں تو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ اس عیسائی سے فرمانے لگے کہ تم کس دلیل سے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فضیلت دیتے ہو۔ عیسائی نے کہا کہ ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ تو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نصرانی دیکھ میں نبی نہیں ہوں۔ بلکہ میں اپنے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہوں اگر میں مردہ کو زندہ کردوں تو کیا تو مسلمان ہو جائے گا اس نے کہا ضرور میں مسلمان ہو جاؤں گا۔

سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے کوئی پرانی قبر دکھاؤ تا کہ تجھے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا علم اور یقین ہو جائے۔ اس عیسائی نے آپ کو ایک بوسیدہ اور پرانی قبر دکھائی تو آپ نے فرمایا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کو زندہ کرتے وقت کیسے خطاب کیا کرتے تھے اس نے کہا کہ "قم باذن اللہ" اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جا، کہتے تھے۔ تو سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ قبر والا دنیا میں گویا تھا اگر تو چاہے تو یہ گاتا ہوا اپنی قبر سے اٹھے اسنے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں تو آپ نے قبر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "قم باذنی" میرے حکم سے کھڑا ہو جا۔ پس قبر پھٹ گئی اور وہ مردہ زندہ ہو کر گاتا ہوا باہر نکل آیا۔ جب عیسائی نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ کرامت دیکھی تو فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا بھی قائل ہو گیا۔ (اسرار الطالبین)

آپ کی مجلس میں حضور کا تشریف لانا

شیخ بقا بن بطو فرماتے ہیں ایک دن میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔آپ اس وقت منبر کے نیچے کے زینے پر وعظ فرما رہے تھے یکا یک آپ نے کلام چھوڑ دیا اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔اس وقت میں نے دیکھا کہ منبر کا پہلا زینہ حد نظر تک وسیع ہو گیا ہے اس پر دیبائے سبز کا فرش بچھ گیا ہے اور اس پر سرور کائنات محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کرام رونق افروز ہوئے ہیں۔اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب اطہر پر اللہ تعالیٰ نے تجلی فرمائی۔آپ گرنے لگے تھے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھام لیا پھر آپ کا جسم سکڑ کر چڑیا کی مانند چھوٹا ہو گیا۔پھر آپ کا جسم بڑھنے لگا اور آپ اتنے طویل وعریض ہو گئے کہ دیکھنے والوں کو خوف معلوم ہوتا تھا۔اس کے بعد یہ سارا منظر میری نظر سے غائب ہو گیا۔(قلائد الجواہر)

لوگوں نے شیخ بقا سے اس واقعہ کی تفصیلی کیفیت پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پیغمبروں اور اصحاب کو ایسی قوت عطا فرماتا ہے کہ انکی مقدس ارواح اجسام اور صفات موجودات کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور جو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی تجلی پر گرنے لگے تھے تو اسکا سبب یہ تھا کہ یہ تجلی وہ سوائے سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کے نہیں اٹھا سکتے تھے دوسری تجلی صفات جلال کی تھی کہ آپ بالکل چھوٹے ہو گئے۔تیسری تجلی صفت جمال کی تھی کہ آپ طویل وعریض ہو گئے۔اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں	وہ ترے وعظ کی محفل ہے یا غوث
کوئی کیا جانے تیرے سر کا رتبہ	کہ تلوا تاج اہل دل ہے یا غوث

حضور غوث پاک نے کعبہ دکھا دیا

آپ کے ایک ہم عصر شیخ ابو مدین بڑے پہنچے ہوئے بزرگ تھے۔ایک دن انہوں نے اپنے مرید ابوصالح دیرجان محمد الزکالی کو حکم دیا کہ بغداد جا کر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فقر کی تعلیم حاصل کرو۔چنانچہ وہ اپنے مرشد کے حکم کے مطابق حضرت کی خدمت میں بغداد پہنچے۔خود ان کا بیان ہے کہ میں نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا جلال کسی میں نہیں دیکھا۔انھوں نے مجھے حکم دیا کہ میرے خلوت خانہ کے دروازے پر بیس دن بیٹھو میں نے حکم کی تعمیل کی۔بیس دن پورے ہوئے تو آپ نے اپنے قبلہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ابو صالح ادھر دیکھو۔میں نے ادھر دیکھا تو اپنے آپ کو عین بیت اللہ شریف کے سامنے پایا۔پھر فرمایا اس طرف دیکھو میں نے دوسری طرف دیکھا تو اپنے شیخ ابو مدین کو کھڑا پایا۔پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کہ اب تم بیت اللہ جانا چاہتے ہو یا اپنے شیخ کے پاس؟ میں نے عرض کی اپنے شیخ کے پاس۔پھر فرمایا کہ ایک قدم میں جانا چاہتے ہو یا جس طرح آئے تھے ویسے ہی؟ میں نے عرض کیا کہ جس طرح آیا تھا ویسے ہی جاوں گا آپ نے فرمایا اچھا جو تیری مرضی۔پھر فرمایا کہ ابومحمد فقر کی سیڑھی توحید ہے اور توحید یہ ہے کہ دوئی کو یکسر دل سے نکال ڈالو۔اس کے بعد آپ نے ایک بھرپور نظر مجھ پر ڈالی اور تمام جذبات اور ارادے میرے دل سے نکل گئے اور میں دولت فقر سے مالا مال ہوگیا۔(قلائدالجواہر) سچ ہے:

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد پاک

حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم تمام اولیاء کے گردن پر ہوگا۔

صاحب قلائد الجواہر نے مجمع الفضائل سے نقل کیا ہے کہ میں نے بہت سے مشائخ سے سنا ہے کہ ہمارے سردار شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی غوث اعظم ہیں اس لئے جب بھی غوث کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے (کذا فی الغوثیہ) اور آپ کی روح مبارک نے شب معراج سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تھا اور ولایت محمدیہ اور وراثت محبوبیہ کی خلعت سے بہرہ اندوز ہوئے جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میرے نانا حضور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لامکاں کی سیر کیلئے معراج کی رات بلایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سدرہ المنتہیٰ پر جلوہ فرما ہوئے تو جبرئیل امین ٹھہر گئے اور دست بستہ عرض کی یارسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر میں اس سے ذرا بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میری روح کو اس مقام پر بھیجا جاتا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فائدہ حاصل کروں تو میں زیارت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہوا اور نعمت عظمیٰ اور وراثت وخلافت کبریٰ سے نوازا گیا۔ بعد میں مجھے براق کی جگہ کھڑا کیا گیا اور میرے جد امجد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری لگام اپنے دست مبارک میں پکڑ کر سوار ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قاب قوسین او ادنی کے مقام پر جا پہنچے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ بیٹا! میرے یہ قدم تمہاری گردن پر ہیں۔ اور تمہارے قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہونگے۔

وَصَلْتُ اِلَی الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ بِحَضْرَتِی
فَلَاحَتْ لِیَ الْاَنْوَارُ وَالْحَقُّ اَعْطَانِی
نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللهِ قَبْلَ تَخَلُّقِی
فَلَاحَتْ لِیَ الْاَمْلَاکُ وَاللهُ سَمَاتِیْ
وَ تَوَّجَنِیْ تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَةٍ
وَمِنْ خِلْعَةِ التَّشْرِیْفِ وَالْقُرْبِ اَکْسَانِیْ

ترجمہ اشعار: یعنی میں عرش مجید تک پہنچا تو مجھ پر انوار الٰہی ظاہر ہوئے اور مجھے یہ مرتبہ عطا ہوا۔ اور میں نے پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کے عرش کو دیکھا۔ تو میرے آگے اللہ تعالیٰ کے تمام ملک ظاہر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام غوث اعظم رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نظر عنایت سے مجھے تاج وصال اور بزرگی و قرب کی خلعت سے نوازا ہے۔

ولا یت کے وارث: شیخ سید نعمت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سفینۃ الا ولیاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے بعض سادات صوفیہ سے سنا ہے کہ جب سرکار دوعالم نور مجسم فخر بنی آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات مقام علیٰ پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ارشاد سنا:

"قف یا محمد ان ربك یصلی"

اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ٹھہرئے آپ کا رب آپ پر رحمت بھیجتا ہے۔

تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لِیْ مَعَ اللهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُ فِیْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ"

یعنی مجھ پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ایسا بھی وقت آتا ہے کہ جس میں میرے ساتھ کسی مقرب فرشتے کو رہنے کی طاقت ہے نہ کسی نبی مرسل کو آپکی خاتمیت کے حضور میں کبریاء کے در پردہ سے عشق ذاتی طاؤسی شکل میں جلوہ گر ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں سوال

کیا تو آپ کو بذریعہ الہام یہ بتایا گیا کہ آپ کی اولاد پاک میں سے ہے اور آپ کی ولا یت کا وارث ۔ اور آپ کے بعد آپ کے دین کو زندہ کرنے والا ہے ۔ اور اس کا نام عبد القادر ہے خطاب ،،غوث اعظم،، اور ،،لقب محی الدین ہے تو سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

شب معراج قدم مبارک غوث پاک کے کندھوں پر

شیخ قاسم سلیمانی رحمتہ اللہ علیہ نے بعض مشائخ عظام سے نقل کیا ہے اور سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا مکاں کی سیر کو تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء عظام اور اولیاء کرام کی ارواح طیبہ کو آپ ﷺ کے استقبال کیلئے بھیجا۔ تو جب نبی کریم ﷺ عرش مجید کے پاس پہنچے تو اس کو بہت اونچا پایا۔ تو جس پر سیڑھی کے سوا چڑھنا ممکن نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے میری روح کو بھیجا اور میں نے سیڑھی کی جگہ اپنے کندھے رکھ دیئے ۔ تو آپ ﷺ نے میرے کندھوں پر پاؤں مبارک رکھنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے میرے بارے میں پوچھا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ آپ کی اولاد میں سے ہیں ان کا نام عبد القادر ہے ۔ اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ارشاد فرمایا کہ اے میرے بیٹے تجھے مبارک ہو تو نے مجھے دیکھا اور میری نعمتوں سے سرفراز ہوا۔ پھر اس کو مبارک ہو جو تجھے دیکھے اور تیرے دیکھنے والے کو دیکھے یا دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھے اسی طرح آپ نے ستائیس مرتبہ تک فرمایا۔

پھر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں دنیا و آخرت میں اپنا وزیر بنایا۔ اور میں نے اپنا یہ قدم تیری گردن پر رکھا۔ اور تیرا قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر بغیر فخر کے رکھا۔

بعض مشائخ عظام کے کتب میں مذکور ہے کہ جب نبی کریم ﷺ عرش مجید کے پاس

پہونچے تو کچھ دیر کے لئے ٹھہر گئے تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک نے حاضر ہو کر اپنا کاندھا سرکار دو عالم ﷺ کے پاؤں کے نیچے رکھ دیا۔ سرکار دو عالم ﷺ نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ جناب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کا بیٹا عبد القادر ہوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک شفقت سے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں پر رکھا اور فرمایا میرے یہ قدم تیرے کندھے پر ہیں اور تیرے قدم تمام اولیاء کے گردنوں پر ہوں گے۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ارشاد فرماتے ہیں:

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیر

خواجہ معین الدین چشتی کی اطاعت

قدوۃ المشائخ قطب الخلائق امیر محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب لطائف الغرائب میں حضرت نصیر الدین محمود کی زبانی تحریر فرماتے ہیں کہ جب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِ اللهِ (کہ میرا یہ قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہے) فرمایا تو تمام اولیاء کرام نے اپنی گردنوں کو جھکا دیا۔ اور اس وقت حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خراسان کے ایک پہاڑ کے غار میں مجاہدہ کر رہے تھے۔ تو اس امر کی اطلاع پاتے ہی آپ نے جلدی سے تمام اولیاء کرام سے پہلے اپنے سر کو اتنا جھکا دیا کہ

زمین تک لگ گیا اور عرض کیا" بَلْ عَلٰی عَیْنِیْ وَرَأْسِیْ" بلکہ آپ کا قدم میرے سر پر ہے اور آنکھوں پر بھی ہے ۔تو اللہ تعالیٰ نے اس وقت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات سے آگاہ فرما دیا تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اولیاء کرام کے بھرے مجمع میں فرمایا کہ غیاث الدین کا بیٹا گردن جھکانے میں تمام اولیاء کرام پر سبقت لے گیا ہے ۔اور تواضع اور حسن ادب کے سبب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کا محبوب بن گیا ہے ۔اور عنقریب اس کو ہندوستان کے حکومت کی باگ دی جائے گی ۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

خواجہ معین الدین چشتی غوث اعظم کی صحبت میں

مولانا محمد جلال الدین سہروردی سیر العارفین میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ایک پہاڑ میں ہوئی ۔حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں تقریباً ستاون (۵۷) دن رہے تو آپ فیوضات باطنی سے بہرہ ور ہوئے ۔تفریح الخاطر (ص ر ۴۷)

حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس دور میں سیاحت کرتے ہوئے بغداد تشریف لے گئے تو آپ کی ملاقات سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور پانچ ماہ تک آپ ان کے پاس رہے خواجہ محمد گیسو دراز علیہ الرحمہ نے لطائف الغرائب میں لکھا ہے کہ جب خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی نے خراسان کی پہاڑی پر بیٹھے حضرت غوث اعظم کے فرمان" قدمی ہذہ الخ" کو روحانی طور پر سن کر گردن خم کرنے میں سبقت کی اور کہا کہ آپ کا قدم نہ صرف میرے گردن پر ہے بلکہ سر اور آنکھوں کی پتلیوں پر بھی ہے تب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے خوش ہو کر کہا کہ غیاث الدین کا لڑکا معین الدین گردن خم کرنے میں سبقت لے گیا اور حسن ادب کی وجہ سے اللہ و رسول کا محبوب بن گیا اور عنقریب اسکو ولایت ہند کی باگ

وڈوردی جائے گی۔سیرت غوث اعظم (ص ر ۱۴۳) علامہ عالم فقری۔

نوٹ: کچھ احباب عدم ملاقات کا خیال رکھتے ہیں اور تاریخوں کے الٹ پھیر میں ہیں یہ بات کیسے قرین قیاس ہوسکتی ہے کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حکم (قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ) پر گردن بھی جھکا رہے ہوں اور ملاقات نہ کی ہو جبکہ عراق وایران کے درمیان کچھ زیادہ فاصلہ بھی نہیں ہے بلکہ ایک دوسرے کی سرحدیں ملی ہوئی ہیں۔مذکورہ بالا صرف دو حوالوں پر اکتفاء کرتا ہوں۔

شیخ صنعانی کا انکار

جب اللہ تعالی کی طرف سے سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالہ عنہ کو قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کہنے کا حکم ہوا تو تمام اولیاء کرام نے اپنی گردنوں کو غوث پاک کی تعظیم میں جھکا دیا۔مگر شیخ صنعان نے کہا کہ جس طرح غوث اعظم رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کے محبوب ہیں مجھے بھی یہ مقام حاصل ہے اس لئے میری شان کے خلاف ہے کہ میں اپنی گردن جھکاؤں۔تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بذریعہ کشف یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میرا قدم خنزیروں کو چرانے والوں کی گردن پر بھی ہے تو شیخ کچھ دن کے بعد مکۃ المکرمہ کی زیارت کے لئے اپنے چار سو مریدوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔تو قادر مطلق کی تقدیر سے شیخ صنعان کی ایک عیسائی لڑکی پر نظر پڑی تو دیکھتے ہی اس پر عاشق ہو گئے اور تمام سکون زندگی جاتا رہا۔وہ عیسائی لڑکی شراب بیچا کرتی تھی اس نے کہا کہ اگر تم بھی شراب فروشی کرو تو میں تم سے محبت کروں گی ورنہ نہیں۔شیخ نے بخوشی اطاعت قبول کر لی اور شراب فروشی میں مشغول ہو گئے۔پھر کچھ دن کے بعد اس عیسائی لڑکی نے شیخ کو خنزیر چرانے کیلئے حکم دیا انھوں نے اسے بھی قبول کرلیا۔تو شیخ کی یہ حالت دیکھ کر تمام مریدین

بداعتقاد ہو گئے اور چھوڑ کو چلے گئے مگر دو صادق الاعتقاد مرید شیخ فرید الدین عطار اور شیخ محمود مغربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جادہ اعتقاد سے نہ ہلے۔ بلکہ انھوں نے کہا کہ اس مصیبت کی بھڑکتی ہوئی آگ کو اسکے اٹھنے کی جگہ سے بجھانا ضروری ہے۔

یہ دونوں مرید جانتے تھے کہ یہ مصیبت غوث اعظم کی نافرمانی کا نتیجہ ہے۔پس شیخ فرید الدین عطار بغداد میں دربار غوثیت مآب میں پہنچے اور خدمت کا کوئی محل تلاش کیا مگر نہ ملا۔آخر کار ہر روز آپ کے پاخانہ کا ٹوکرہ اٹھا کر جنگل میں پھینکنا شروع کر دیا خادم حضرات جو یہ پہلے خدمت انجام دیتے تھے سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ سے شکایت کی کہ ہم اس خدمت سے محروم ہو گئے ہیں۔

تو آپ نے ان خادموں سے ارشاد فرمایا کہ کیا کوئی درویش آ گیا ہے۔انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں اور اسی نے ہم سے یہ خدمت لے لی ہے۔تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو فرمانے کیلئے اٹھے تو دیکھا کہ ایک نوجوان اپنے سر پر ٹوکرا اٹھائے ہوئے جا رہا ہے۔اور بارش ہو رہی ہے اور غلاظت کے قطرے اسکے جسم پر ٹپک رہے ہیں۔تو آپ نے فرمایا تو کون ہے عرض کی حضور شیخ صنعان کا مرید ہوں تو آپ کو اس نوجوان کی حالت پر رحم آیا تو آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو عرض کی حضور جو میری خواہش ہے آپ اس سے بخوبی واقف ہیں۔آپ نے فرمایا کسی اعلیٰ مقام کے طالب ہو۔عرض کیا اس سے بڑھ کر میرے لئے کوئی مقام نہیں کہ آپ میرے شیخ کی حالت پر رحم کرتے ہوئے ان کی غلطی معاف کر دیں۔تو آپ نے فرمایا میں نے تمہاری خاطر شیخ صنعان کا قصور معاف کیا۔

آپ کے ارشاد کے ساتھ ہی شیخ صنعان کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ اٹھ گیا اور عورت کا عشق بھی دل سے نکل گیا اور سابقہ تمام حالات واپس لوٹ آئے اور فوراً اس نصرانی لڑکی سے جدا ہو گئے۔مگر وہ فریفتہ ہو گئی اور موافقت چاہی شیخ نے کہا تم کافرہ ہو۔اور میں مسلمان ہوں

اس لئے ہمارا ملاپ نہیں ہوسکتا یہ بات سنتے ہی نصرانی لڑکی اور اسکے تمام متعلقین مسلمان ہو گئے اور شیخ کی خدمت میں رہنے لگے۔

فرید الدین گنج شکر کا غوث اعظم سے اظہار عقیدت

حضرت سید آدم نقشبندی نکات الاسرار میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں اولیاء کرام کی گردنوں پر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم مبارک رکھنے کا ذکر خیر ہوا۔تو حضرت خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں اس زمانہ میں ہوتا تو خود آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھتا اور فخر سے عرض کرتا یا غوث آپ کا قدم میری آنکھوں پر ہے ۔اس لئے میرے مرشد کریم حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ ان مشائخ عظام میں سے ہیں جنہوں نے آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھا ہے تو میرا منصب یہی ہے کہ میں کہوں گا کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک میری آنکھوں پر ہے۔

غریب نواز علیہ الرحمہ کو ولایت ہند عطا کی

شیخ حسن قطبی رحمۃ اللہ علیہ اللطائف القادریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ سیدنا معین الدین چشتی اجمیری حسن سنجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عراق کی خواہش کا اظہار کیا تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں عراق حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو عطا کر چکا ہوں اور میں تجھے ہندوستان کی ولایت عطا کرتا ہوں۔

غوث پاک نے مردود کو مقبول بنا دیا

ملفوظ الغیاشیہ میں لکھا ہے کہ سیدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک ولی کامل کو ولا یت سے محروم کر دیا گیا یعنی اس کی ولا یت چھین لی گئی جس کی وجہ سے تمام لوگ اس کو مردود کہنے لگے ۔اس نے زمانہ کے تین سو ساٹھ اولیاء کاملین سے اپنی ولایت کے واپسی کیلئے دعا کروائی اور سب نے اس کیلئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔اولیاء کرام نے اس کا نام لوح محفوظ میں اشقیاء کی فہرست میں لکھا ہوا دیکھا تو اس کو کہا گیا کہ تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ۔اس کے بعد اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔(العیاذ باللہ)

تو وہ سلطان الاولیاء حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے سارا قصہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا آجاؤ اگر تم مردود ہو گئے ہو تو میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تجھے مقبول بنا سکتا ہوں ۔اسکے بعد سرکار سیدنا غوث اعظم عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کیلئے دعا فرمائی ۔تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا،اے عبد القادر،کیا تم نہیں جانتے اس زمانہ کے تین سو ساٹھ اولیاء کاملین نے اس کیلئے دعا کی ہے میں نے ان کی دعا کو قبول نہ کیا۔کیونکہ اس کا نام لوح محفوظ میں شقی اور بد بخت لکھا جا چکا ہے ۔تو سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود بنانے پر قادر ہے ۔اے پروردگارا گر تیرا یہی ارادہ ہے کہ یہ شخص مردود ہی رہے تو مجھ سے اس کے مقبول بنانے کی دعا کیوں کروائی ۔تو اللہ رب العزت کی طرف سے جواب آیا۔اے عبد القادر ہم نے اس کو تمہارے سپرد کیا جو چاہو کرو ۔تمہارا مقبول میرا مقبول ۔تمہارا مردود میرا مردود ہے ۔

اس کے بعد سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو چہرہ دھونے کا حکم دیا تو اللہ

تعالیٰ نے اس کا نام اشقیاء سے مٹا کر اصفیاء کی فہرست میں لکھ دیا۔اور اللہ رب العزت کی بار گاہ سے خطاب ہوا ، عبد القادر، ہم نے تجھے عدل ونصب کے اختیارات عطا کئے ہیں ۔تمہارا مقبول تو ہمارا مقبول اگر تمہارا مردود تو ہماری بارگاہ میں مردود ہے۔اے پروردگار امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے مقبول بندوں میں شامل فرما(آمین)

مسند وعظ وارشاد

ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کے بعد آپ نے درس وتدریس اور وعظ وارشاد کی مسند کو زینت بخشی۔آپ کی مجلس وعظ میں ستر ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا۔ ہفتہ میں تین بار۔ جمعہ کی صبح اور منگل کی شام کو مدرسہ میں اور اتوار کی صبح درگاہِ عالیہ میں وعظ فرماتے۔جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے ۔ بادشاہ، وزراء اور اعیانِ مملکت نیازمندانہ حاضر ہوتے۔

آپ کے فرمودات" از دل خیزد بر دل ریزد" کا مصداق تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں:

"مجلس آنحضرت ہرگز از جماعت یہود ونصاریٰ ومثال ایشاں کہ بر دست او بیعت اسلام آوردندے واز طوائف عصاۃ از قطاع طریق وارباب بدعت وفساد درمذہب واعتقاد کہ تائب می شدند، خالی نبودے"

یعنی حضرت شیخ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں یہودی، عیسائی اور دیگر غیر مسلم آپ کے دستِ مبارک پر اسلام سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور جرائم پیشہ، بدکردار، ڈاکو، بدمذہب اور فاسد عقیدہ رکھنے والے تائب نہ ہوتے ہوں۔

آپ کے مواعظِ حسنہ، قضاء وقدر، توکل،عمل ِصالح تقویٰ وطہارت، ورع، جہاد، توبہ،

استغفار، اخلاص، خوف ورجا، شکر، تواضع، صدق وراستی، زہد واستغنا، صبر ورضا، مجاہدہ، اتباعِ شریعت کی تعلیمات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آئینہ دار ہوتے۔

آپ کے وعظ وارشاد کا شہرہ جب بہت زیادہ ہوا تو کچھ اہل علم نے یہ جاننے کیلئے کہ آپ کیا بیان فرماتے ہیں دیکھا جائے چنانچہ چالیس اہل علم ومعرفت کی ایک جماعت مجلس وعظ میں شریک ہوتی ہے آپس میں طے کیا کہ ہم سب ایک ہی صف میں بیٹھ کر یہ طے کریں گے کہ صحیح فرمان جاری ہوا یا نہیں۔ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ قاری قرآن کسی ایک آیت کی تلاوت کرتا اور پھر آپ علم وعرفان کا دریا بہانا شروع فرمادیتے اتفاقاً اس روز قاری نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اب آپ نے وعظ شروع فرمایا تلاوت کردہ سورہ کی ایک تفسیر بیان کی صف میں بیٹھے لوگ اشارہ سے کہتے ہیں کہ درست فرمایا، آپ نے دوسری تفسیر میں فرمایا کہ درست ہے۔ اس طرح آپ نے چالیس تفسیریں سورہ فاتحہ کی بیان فرمائی مجلس میں بیٹھے اہل علم ایک دوسرے کی جانب اشارہ کرکے درستگی کا اقرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے اپنے تفسیر کا سلسلہ جاری رکھا اور سو تفسیریں بیان فرماڈالیں اب انکے حیرت کی انتہا نہ رہی ایک دوسرے کا منھ تکتے رہے اور اظہار حیرت کرتے رہے پھر سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" رجعنا من قال الی حال" پھر کیا تھا اہل مجلس بالخصوص ان چالیس افراد پر وجد طاری ہوگیا کھڑے ہوکر رقص کرنے لگے اور کتنوں نے تو اپنے کپڑے تک پھاڑ ڈالے۔ اور کہا کہ واقعتاً اللہ رب العزت نے شیخ کا سینہ شعور وآگہی کا خزینہ اور علم ومعرفت کا مدینہ بنایا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

حکمرانوں کے سامنے حق گوئی

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گو عملی طور پر معروف انداز کی سیاست میں حصہ نہ لیا مگر آپ سیاست کو دین سے جدا نہیں سمجھتے تھے ۔یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مواعظ حسنہ میں زبانی وعظ و تلقین اور پند و نصیحت پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ امر بالعروف اور نہی عن المنکر کا ربانی فریضہ بحسن و خوبی انجام دیتے رہے اور حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کلمہ حق کہتے رہے ۔آپ ۴۸۸ھ سے وصال ۵۶۱ھ تک تہتر (۷۳) سال اپنی حیاتِ ظاہری میں بغداد کو اپنے فیوضات سے نوازتے رہے ۔اس اثناء میں درج ذیل پانچ خلفاء کا زمانہ آپ نے دیکھا:

خلیفہ مستظہر باللہ	۴۸۷ھ	تا	۵۱۲ھ
خلیفہ مسترشد باللہ	۵۱۲ھ	تا	۵۲۹ھ
خلیفہ راشد باللہ	۵۲۹ھ	تا	۵۳۰ھ
خلیفہ مقتضی باللہ	۵۳۰ھ	تا	۵۵۵ھ
خلیفہ مستنجد باللہ	۵۵۵ھ	تا	۵۶۶ھ

اس دور میں سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی باہمی کشمکش اپنے عروج پر رہی شورش، فتنہ اور باہمی افتراق کے اس زمانے میں حضرت شیخ نے وعظ و تذکیر کے ذریعے محبت و اخوت کا درس دیا۔لوگوں کو آخرت کی طرف متوجہ کرتے، حب جاہ و مال دنیا کی تحقیر و تذلیل، نفاق، ریا کاری، بغض و کینہ کی مذمت اور عقیدہ آخرت، دنیا کی بے ثباتی، ایمان پر پختگی اور اخلاق کامل کی اہمیت پر زور دیتے آپ حکام وقت کی مطلق پرواہ نہ کرتے اور نہ کبھی ان کے دروازے پر جاتے ۔آپ حکمرانوں کے درباروں میں بیٹھنے کو فقراء کے لیے اللہ تعالیٰ کی

طرف سے بہت جلد ملنے والی سزا اور گرفت قرار دیتے۔

آپ سلاطین وقت اور حکام کی مصاحبت اختیار کرنے والے سرکاری درباری علماء ومشائخ کی بے حد مذمت فرماتے ایک موقعہ پر آپ اس طبقہ سے یوں مخاطب ہوئے:

"اے علم وعمل میں خیانت کرنے والو! تمہیں ان (حکام وسلاطین) سے کیا نسبت؟ اے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنو! اے بندگان خدا کے حقوق غصب کرنے والو! تم کھلے نفاق بن کر ان سے دنیا کا مال ومتاع اور اس کی شہوات ولذات لیتے رہو گے تم اور اس زمانے کے اکثر بادشاہ اللہ تعالیٰ اور اسکے بندوں کے متعلق ظالم اور خائن بنے ہوئے ہو"۔اے اللہ! منافقوں کی شوکت توڑ دے ان کو ذلیل فرما، توبہ کی توفیق دے، ان ظالموں کا قلع قمع فرما اور ان کی اصلاح فرما، یا زمین کو ان سے پاک کر دے۔

امراء اور حکامِ وقت کے بارے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رویہ نہایت محتاط تھا۔ شیخ ابو عبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں: میں تیرہ سال غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر رہا۔ اس طویل عرصہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ناک اور منہ سے بلغم نکلتے اور آپ کے بدن مبارک پر مکھی بیٹھتے نہیں دیکھی۔

ولا قام لاحد من العظماء ولا اتیٰ بباب ذی سلطان ولا جلس علی بساطه ولا اكل من طعامه.

یعنی آپ رضی اللہ تعالی عنہ نہ تو کبھی کسی دنیا دار کے استقبال میں کھڑے ہوئے، نہ کسی حاکم کے دروازے پر گئے، نہ کبھی کسی حاکم کی مسند پر بیٹھے اور نہ ان کے دسترخوان سے کچھ کھایا آپ اسے گناہ تصور کرتے۔ اگر کبھی خلیفہ یا وزیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ ان کے آنے سے پہلے اٹھ کر دولت خانہ میں تشریف لے جاتے تا کہ ان کے لئے اٹھنا نہ پڑے جب وہ آ کر بیٹھ جاتے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لاتے۔ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ

عنہ ان سے سخت لب ولہجہ میں گفتگو فرماتے اور وعظ ونصیحت میں انتہائی مبالغہ سے کام لیتے وہ لوگ آپ کا ہاتھ چومتے اور مودّب ہو کر عاجزی سے آپ کی مجلس میں بیٹھ جاتے اگر کبھی خلیفہ وقت کو خط لکھنے کی نوبت آتی تو یوں تحریر فرماتے: عبد القادر تمہیں فلاں کام کا حکم دیتا ہے اور تمہارے لئے یہ حکم بجالانا ضروری ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے حکمرانوں کو بلاخوف وخطر تنبیہ فرماتے۔علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رقمطراز ہیں:

"کان یامر بالمعروف وینھیٰ عن المنکر للخلفاء والوزراء والسلاطین والقضاۃ والخاصۃ یصدعھم بذلك علی روس الاشھاد وروس المنابروفی المحافل و ینکرعلیٰ من یولی الظلمۃ ولایاخذ فی اللہ لومۃ لائم".

ترجمہ :یعنی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفاء،وزراء،سلاطین ،عدلیہ،خواص عوام سب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے اور بڑی حکمت وجرا ٔت کے ساتھ بھرے مجمع اور کھلی محافل ومجالس میں برسر منبر علی الاعلان ٹوک دیتے ۔جو شخص کسی ظالم کو حاکم بناتا اس پر اعتراض کرتے اور اللہ کے معاملہ میں ملامت کی پرواہ نہ کرتے ۔ایک مرتبہ خلیفہ مقتضی الامر اللہ نے ابوالوفا یحییٰ بن سعید ایسے ظالم شخص کو قاضی بنا دیا جو ابن المزاحم الظالم کے لقب سے مشہور تھا ۔آپ نے برسر منبر تنبیہ فرمائی:

"ولیت علیٰ المسلمین اظلم الظالمین ما جوابك غداعند رب العالمین ارحم الراحمین"

ترجمہ یعنی تم نے مسلمانوں پر ایک ایسے شخص کو حکمراں بنا دیا ہے جو اظلم الظالمین ہے ۔کل قیامت میں اللہ رب العالمین کو کیا جواب دو گے؟ جو ارحم الراحمین ہے ۔خلیفہ یہ سن کر

لرزہ براندام ہوگیا، اس پر گریہ طاری ہوگیااور فوراًاس قاضی کوعہدہ سے معزول کردیا۔
بہت مشہور ہے کہ ایک بار آپ کی خدمت میں لوگوں کا جم غفیر تھا ،خلیفہ مستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف حاضر خدمت ہوااور نصیحت چاہی ساتھ ہی سونے کے اشرفیوں سے بھری دس تھیلیاں نذر کیں ۔آپ نے فرمایا مجھے اسکی ضرورت نہیں اور قبول کرنے سے انکار کردیا ۔خلیفہ کے بے حد اصرار پرآپ نے دوتھیلیاں اٹھا کران کو نچوڑا تو تازہ خون ٹپکنے لگا۔آپ نے فرمایاابوالمظفر !تمہیں اللہ سے شرم آنی چاہیئے لوگوں کا خون چوس کر میرے پاس نذرانہ لائے ہو۔ یہ منظر دیکھ کرخلیفہ بے ہوش ہوگیا۔آپ نے فرمایا:

"لولاحرمۃ اتصالہ بالنبی ﷺ لترکت الدم یجری الیٰ منزلہ"

اللہ کے عزت کی قسم اگرخلیفہ کی رسول اللہ ﷺ سے نسبی قرابت کااحترام نہ ہوتا تو میں خون بہنے دیتا یہاںتک کہ خلیفہ کے گھر میں داخل ہو جاتا۔اسی خلیفہ مستنجد باللہ نے ایک بار آپ کی خدمت میں عرض کیااطمینان قلبی کے لئے کوئی کرامت دیکھنا چاہتا ہوں فرمایا کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا سیب،اس وقت عراق میں سیب کا موسم نہ تھا آپ نے ہوامیں ہاتھ بلند کیا تو اس میں دوتازہ سیب آگئے آپ نے ایک مستنجد باللہ کو دیا جو بدبودارنکلااور دوسراخود کاٹا جونہایت خوشبو دارتھا۔جب مستنجد باللہ نے سیب چیرا تواس میں سے کیڑا نکلا۔اس نے پوچھااسکی کیا وجہ ہے کہ آپ کا خوشبو دارنکلا اور میرا بدبو دار؟ فرمایا کہ ''مستھا یدالظلم فدوَّدت'' اے ابوالمظفر اسکوظلم کاہاتھ لگااس میں کیڑے پڑ گئے ۔اللہ تعالیٰ ہمیں ظلم کی نحوست سے محفوظ فرمائے ۔آمین

غوث اعظم کے نام کااحترام

گلزارمعانی میں مذکور ہے کہ ابتداء میں آپ پر جلال کا بہت غلبہ تھااور غلبہ کی یہ حالت تھی کہ جوشخص آپ کانام بغیر وضو کے لیتاہلاک ہوجاتا۔ایک روز آپ کوسرکار دوعالم ﷺ نے

خواب میں فرمایا کہ عبدالقادر اس حالت کو چھوڑ دو کیونکہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں لوگ اللہ تعالیٰ اور میرا نام بھی بغیر ادب اور حرمت کے ذکر کریں گے۔ تو آپ نے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحم فرمایا اور اس حالت کو ترک فرمایا۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب سرکار غوث پاک کی یہ حالت مشہور ہوئی تو لوگ موت کے خوف سے آپ کا نام بغیر وضو کے نہ لیتے تھے۔ تو بغداد کے اولیاء کرام نے حضور غوث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ لوگوں کے حال پر رحم فرمائیں اور اس سختی کو معاف فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس حالت کو پسند نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ عبدالقادر تو نے میرے نام کی عزت کی اور ہم تیرے نام کی عزت کریں گے اور جو عزت کرتا ہے وہ معزز ہو جاتا ہے۔ مشائخ عظام فرماتے ہیں جو آپ کا نام بغیر وضو کے لیتا ہے وہ تنگ دستی اور مفلسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور جو آپ کے نام کی نذر مانتا ہے اسے ضرور ادا کرنا چاہئے تا کہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے۔

آپ کی دعا سے کتے کا شیر پر غالب آنا

شیخ ابو مسعود احمد بن ابو بکر حریمی کا بیان ہے کہ سیدنا عبدالقادر جیلانی کے ایک ہمعصر ولی اللہ شیخ احمد جام زندہ پیل ایک ہیبت ناک شیر پر سوار ہو کر پھرا کرتے اور جس شہر میں جاتے وہاں کے باشندوں سے اپنے شیر کی خوراک کے لئے ایک گائے طلب کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ پھرتے پھراتے بغداد پہونچے اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کہلا بھیجا کہ میرے شیر کے لئے ایک گائے بھیج دیجئے۔ آپ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ جلد ہی گائے آپ کو بھیج دی جائے گی۔ شیخ احمد جام کی آمد کی اطلاع آپ کو ایک دن پہلے ہی مل چکی تھی اور آپ نے ایک گائے تلاش کر رکھی تھی۔ شیخ احمد جام کا پیغام ملنے پر آپ نے ایک

خادم کے ساتھ وہ گائے روانہ کردی ۔ایک مریل سا کتا آپکے دروازے پر پڑا رہتا تھا وہ گائے کے ساتھ ہولیا۔جب گائے شیخ احمد جام کے پاس پہونچی تو انھوں نے اپنے شیر کو اشارہ کیا کہ لے تیری خوراک آپہونچی ۔شیر فوراً گائے پر جھپٹا۔ابھی وہ گائے تک نہیں پہونچا تھا کہ مریل کتے نے اچھل کر شیر کو پکڑلیا۔اور اپنے پنجوں سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا اور اس گائے کو ہانکتا ہوا واپس سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے آیا۔شیخ احمد جام بہت نادم ہوئے اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر معافی کے خواستگار ہوئے ۔

اسی طرف اشارہ فرماتے ہوئے سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا شیر کو خطرہ میں لاتا نہیں کتا تیرا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کروادی

ایک دن سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ فرمارہے تھے آپ کے منبر کے قریب ہی شیخ علی بن ابی نصر الہیتی بیٹھے تھے ۔دوران وعظ ان کو نیند آگئی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت خاموش ہوگئے اور منبر سے نیچے اتر کر شیخ علی ابن ہیتی کے سامنے مودبانہ کھڑے ہوگئے ۔اتنے میں وہ پسینے میں تر بتر خواب سے بیدار ہوگئے آپ نے فرمایا شیخ علی! تم اس وقت آپ آقائے دوجہاں حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ رہے تھے ۔انھوں نے کہا بیشک ۔آپ نے فرمایا یہی وجہ تھی کہ میں منبر سے اتر کر باادب کھڑے ہوگیا تھا لیکن یہ تو بتاؤ کہ حضور نے تم سے کیا فرمایا تھا۔شیخ علی نے عرض کیا کہ حضور نے مجھے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں رہنا۔لوگ بہت متحیر ہوئے اور شیخ علی ابن ہیتی سے پوچھا کہ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیسے معلوم ہوگیا کہ آپ

سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہیں شیخ علی ابن ہیتی نے جواب دیا کہ میں کچھ خواب میں دیکھ رہا تھا، حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے عالم بیداری میں دیکھ رہے تھے اور اسی لئے آپ منبر سے اتر کر باادب کھڑے تھے۔ (قلائد الجواہر) بحوالہ سیرت غوث اعظم

مردانِ غیب

شیخ ابوعبداللہ کا بیان ہے کہ میں شنبہ ۹ ربیع الآخر ۵۵۲ھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان مدرسہ کی چھت کے اوپر پیٹھ کے بل پڑا تھا یہ گرمی کا زمانہ تھا اور حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے آگے روبقبلہ موجود تھے۔ میں نے آسمان و زمین کے درمیان ایک شخص کو دیکھا جو تیر کی طرح تیزی سے گزر رہا تھا اس کے سر پر نہایت لطیف عمامہ تھا جس کا ایک شملہ اس کے شانوں کے درمیان لٹک رہا تھا۔ یہ سفید کپڑوں میں ملبوس تھا اور اس کے کمر میں کمر بند تھا۔ جب وہ حضرت شیخ کے سر کے برابر گزرا تو جلدی میں یوں اتر پڑا جیسے عقاب شکار پر اترتا ہے وہ حضرت شیخ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور انھیں ادب سے سلام کیا پھر ہوا میں چلا گیا اور میری نظروں سے غائب ہوگیا میں حضرت شیخ کی طرف اٹھا اور اس شخص کے بارے میں پوچھنے لگا۔ آپ نے فرمایا تم نے اسے دیکھ لیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا یہ مردانِ غیب میں سے ہے جو سیر و سیاحت میں مشغول رہتے ہیں۔ ان پر اللہ کا سلام ہو۔ خلاصۃ المفاخر)

حضرت غوثِ اعظم کا وصال

موت سے کس کو رستگاری ہے　　آج وہ کل ہماری باری ہے

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ یہ ظاہری زندگی فانی ہے جان آخر ایک دن جانی ہے۔ کیونکہ موت ایک دن ضرور آنی ہے۔ اللہ کے بندے ہر وقت اللہ کے اس قانون کے آگے سر تسلیم خم

کرنے پر مجبور ہیں، اگر چہ وہ موت سے پہلے ہی مر چکے ہوتے ہیں۔فنا ہو کر بقا میں جلوہ افروز ہوجاتے ہیں۔

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے نوے سال پورے ہو کر جب اگلا سال شروع ہوگیا تو چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک روز معمولی طبیعت ناساز ہوگئی۔لیکن آہستہ آہستہ چند روز میں اس علالت نے شدت اختیار کرلی اور آپ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے۔یہ علالت درحقیقت اس بات کا اشارہ تھا کہ اب مشیت یزدی کا بلاوا آنے ہی والا ہے۔ اس کے بعد یکدم ماہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ کے آغاز میں مرض بہت زیادہ بڑھ گیا اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے باخبر کر دیا گیا کہ اس دارفانی کو چھوڑنے کا وقت قریب ہے۔چنانچہ وصال سے چند دن پہلے آپ نے اپنے متعلقہ افراد پر اس بات کا اظہار فرمادیا کہ اب بہت جلد میں تم سے جدا ہونے والا ہوں۔اور یہ مرض اسی کا پیش خیمہ ہے۔

آپ کی وصیت

بیان کیا جاتا ہے کہ علالت کے دوران آپ کے صاحبزادے حضرت سیدنا شیخ عبدالوہاب رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمتِ عالیہ میں عرض کیا حضور آپ مجھے کچھ وصیتیں ارشاد فرمائیے۔جن پر آپ کے انتقال کے بعد عمل کروں تو آپ نے ارشاد فرمایا:

علیك بتقوی اللّٰه و طاعته و لا تخف احداو لا ترجه

تو اللہ کے تقویٰ اور اس کی عبادت کو اپنا شعار بنا کسی اور سے نہ ڈر اور نہ امید رکھ۔

وکل الحوائج کلها الی اللّٰه عزوجل

تمام حاجتیں بزرگ و برتر اللہ کے سپرد کر اور اسی سے مانگ

ولا تعتمد الا علیه واطلبها منه

سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور پر بھروسہ نہ کر اور نہ اعتماد کر

ولا تثق باحد سوی اللہ عزوجل

ولا تعتمد الا علیہ سبحان التوحید التوحید وجماع الکل التوحید

پاک ہے وہ ذات توحید کو لازم پکڑ۔ توحید کو لازم پکڑ۔ تمام چیزوں کا مجموعہ توحید ہے۔

نیز فرمایا کہ جب دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ درست ہو جائے تو اس سے کوئی چیز خالی نہیں رہتی اور اس کے احاطہ علم سے کوئی چیز باہر نہیں نکل سکتی۔ میں یکسر مغز ہوں چھلکا نہیں ہوں۔

آثار وصال

آخر آپ پر وصال کے آثار ظاہر ہو گئے۔ اس دوران میں آپ نے فرمایا کہ میرے آس پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں ظاہراً تمہارے ساتھ مگر باطناً تمہارے سوا کے ساتھ یعنی اللہ کریم کے ساتھ ہوں۔ نیز فرمایا بیشک میرے پاس تمہارے علاوہ کچھ اور حضرات بھی تشریف لائے ہوئے ہیں ان کے لیے جگہ فراخ کر دو اور انکے ساتھ ادب سے پیش آؤ اس جگہ بہت بڑی رحمت ہے ان پر جگہ تنگ نہ کرو۔ بار بار آپ یہ الفاظ فرماتے تھے:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غفر اللہ لی ولکم وتاب اللہ علی وعلیکم

یعنی ملائکہ کی جماعت اور ارواحِ مقربین کے آنے پر ان کے سلام کا جواب بار بار دیتے رہتے تھے اور فرما رہے تھے بسم اللہ! آؤ تم وداع نہیں کیے گئے آپ ایک دن اور ایک رات برابر یہی فرماتے رہے۔ اور فرمایا، افسوس ہے تم پر مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے نہ فرشتہ کی اور نہ ہی ملک الموت کی۔ اے ملک الموت! ہمیں اس نے عطا فرمایا ہے جس نے ہمیں دوست رکھا ہے۔ اور ہمارے کام بنائے وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپکے صاجزادے حضرت عبد الرحمن نے آپ کی حالت دریافت کی اور تکلیف کے بارے میں پوچھا

تو فرمایا کہ مجھ سے کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرے سنو! میری حالت علمِ الٰہی میں بدلتی رہتی ہے یعنی میرے مراتب ہر لمحہ ہر آن بلند کئے جاتے ہیں۔

حضرت عبد الجبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کہ آپ کے فرزند ہیں دریافت فرمایا کہ حضور کے جسم کے کس حصہ میں تکلیف ہے؟ فرمایا تمام اعضاء میں تکلیف ہے ہاں دل محفوظ ہے اس لیے کہ وہ یادِ الٰہی کا خزینہ اور جلوۂ محمدی کا مدینہ ہے۔

آپ کے پسر حضرت عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا آپ کو کون سی بیماری ہے؟ فرمایا میرے مرض کو جنّ و بشر اور فرشتے نہ تو جان سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں۔ فرمایا حکمِ الٰہی سے علمِ الٰہی ختم نہیں ہوتا۔ حکم منسوخ ہوسکتا ہے علم منسوخ نہیں ہوتا۔ پھر قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے با قی رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب (لوحِ محفوظ) ہے وہ مختار ہے جو کچھ کرتا ہے کسی کے سامنے اس کا جوابدہ نہیں اور مخلوق جو کچھ کرتی ہے اس کے بارے میں اللہ جل مجدہ جواب طلب فرمائے گا۔

حضرت کے فرزندانِ عزیز حضرت عبد الرزاق اور حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے اور پھیلاتے اور ساتھ ہی فرماتے جاتے تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ صدقِ دل سے توبہ کرو اور سوادِ اعظم میں داخل ہو جاؤ۔ اسی مقصد کے لیے میں آیا ہوں تا کہ تم کو نبی اکرم ﷺ کے اتباع کا حکم دوں نیز فرمایا نرمی کرو۔

آخری لمحات

وصال سے کچھ دیر پہلے آپ نے تازہ پانی سے غسل کیا اور نماز عشاء ادا فرمائی اور دیر تک بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز رہے اور سب مسلمانوں کے لیے بار بار یہ دعا مانگی۔

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کو بخش دے۔ اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت پر رحم فرما۔

اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت سے درگزر فرما۔

رب کی طرف لوٹ آ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ پس میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

پروازِ روح: بیان کیا جاتا ہے کہ بعد ازاں عالم سکرات شروع ہو گیا موت کے آثار نمایاں ہو گئے اور آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔

استعنت بلا الہ الا اللہ سبحٰنہ	میں مدد چاہتا ہوں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ
وتعالیٰ والحی الذی لا یموت	کے ساتھ جو پاک اور برتر ہے اور ایسا
ولا یخفی سبحان من تعزز	زندہ ہے جسے موت کا خوف نہیں
بالقدرۃ وقھر العباد بالموت	پاک ہے وہ جو قدرت کے ساتھ غالب
لا الہ الا اللہ	ہے اور بندوں کو موت کے ساتھ مجبور کیا
محمد رّسول اللہ ﷺ	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ موسیٰ رضی اللہ عنہ جو اس وقت حضرت کے پاس موجود تھے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ تعزز پر پہنچے تو آپ کی زبان مبارک میں لکنت پیدا ہو گئی۔ اور اس لفظ کو صحت کے ساتھ ادا نہ کر سکتی۔ چنانچہ آپ بار بار اس لفظ کو دہراتے رہے حتیٰ کہ آپ نے بلند آواز سے اسے صحیح طور پر ادا کر دیا۔ پھر فرمایا اللہ اللہ اللہ! اس کے ساتھ ہی آپ کی

آواز پست ہوگئی ۔زبان اقدس حلق کے بالائی حصہ سے جاملی اور آپ کی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کرگئی ۔رحمۃاللہ علیہ ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ وتدفین

سرکارغوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک نکلتے ہی آپ کے وصال کی خبر بغداد اوراس کے گردونواح میں فوراً پھیل گئی ہر سننے والے کو آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کادلی صدمہ ہوا۔ یہ ایک ایسا عالمگیر حادثہ تھا کہ جس سے یکدم عالم اسلام کو علم وعرفان کی ایک بے مثل شمع سے محروم کر دیا گیا،آپ کے وصال کی خبر جہاں جہاں تک پہونچی آپ کے چاہنے والے آپ کے فراق میں بیتاب ہو کر آستانہ غوث کی طرف بھاگ اٹھے ۔دیکھتے ہی دیکھتے ہزارہا مخلوق خدا آفتاب علم ومعرفت کی آخری زیارت کے لئے جمع ہوگئی ۔حضورغوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ورثاء اور چاہنے والوں نے حضرت کے جسد مبارک کو آخری غسل دیااورکفن پہنا کر جنازہ کی تیاری کر دی۔

نماز جنازہ آپ کے صاجزادے حضرت سیدی عبدالوہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی ۔جنازہ میں آپ کے صاجزادگان ،تلامذہ ،خلفاء،مریدین اورعقیدت مندوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی آپ کو آپ کے مدرسہ ہی میں دفن کیا گیا تدفین کا عمل رات کو کیا گیا کیو نکہ لوگوں کااژدہام بہت زیادہ تھا آپ کی جدائی میں چاہنے والوں میں کوئی ایسا نہ تھا جس کی آنکھ اشکبار نہ ہو۔جہاں آپ کو دفن کیا گیا وہی آج کل آپ کا روضہ اقدس مرجع خلائق ہے بغداد میں یہ مقام باب شیخ کے نام سے مشہور ہے۔

شجرۂ عالیہ قادریہ محبوبیہ یارعلویہ

کروں حمد پہلے اس اللہ کی	ملی جس سے توفیق حق راہ کی
طفیل اپنے ختم النبی پاک کی	نصیب اب کھلے جس سے اس خاک کی
درود ان پہ اور آل و اصحاب پر	وہ مخصوص سب ان کے احباب پر
بھلا کیوں نہ ہو ثَابِتٌ اَصۡلُھَا	بجا ہے کہ ہے فِی السَّمَاءِ فَرۡعُھَا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوئے سرورِ انبیاء	علی شیر حق سرور اولیاء
مجھے نام سے پنجتن کے ہے چین	ہوئے نور دل اہل دل کے حسین
دُرِّ بے بہا زین العابدیں	ہوئے حلقۂ عابدوں کے نگیں
محمد بہ باقر امامِ زماں	رکھا در پہ سر جن کے سب انس و جاں
ہوئے جعفر صادق ان پر سلام	ہر اک متقی اور ولی کے امام
جو موسیٰ کاظم ہوئے پھر امام	منور ہوا جن سے عالم تمام
ہوئے آٹھویں شاہ موسیٰ رضا	امام زمیں اور اہل سماء
جو معروف کرخی ہوئے فیضیاب	سری سقطی ان سے ہوئے کامیاب
جنید شہ باغ داد جلی	محمد ابو بکر شبلی ولی
ولی عبدالواحد ابن عبدالعزیز	ابوالفرح نے پائی ان سے تمیز
ہوئے شیخ ہنکاریہ بوالحسن	سعی بو سعید ان سے شیخ زمن
ہوئے پھر شہنشاہ والا مقام	تمام اولیاء جن کے در کے غلام
جگر گوشۂ خاص حسنین کے	محی الدین مقبول کونین کے
ملک جن و بشر کرتے ہیں تیرے در کی دربانی	تو ہے سلطان بغداد اے محی الدین جیلانی
جواہر پنجتن کا تو نسب ترا بڑا سب سے	کوئی تم سا نہیں عالم میں آیا غوث صمدانی
شب معراج جب وہ مصطفیٰ کے پاس پہونچے ہیں	وقال انت یا ولدی تمہیں شیر یزدانی
لہٰذا وقت فی صدری و قدری انت یا رکیک	خطاب آمد بحکم پاک اے محبوب سبحانی

قدم تیرا بحکم من ہوا اب کل ولیوں پر
زبانِ اہل عالم پر نہ کیوں کر ذکر ہو تیرا
دوعالم میں ہے غوث اعظم کا نام
ضیاء الدین ان سے منور ہوئے
ہوئے شیخ نجم الدین والا تبار
رضی الدین ان سے ہوئے اہل شان
وہ نورالدین مقبول یزدان ہیں
نہ محمود کا مجھ سے پوچھو کمال
ہوئے خواجہ اسحٰق روشن ضمیر
محمد علی شاہ ہیں فیض بخش
حسن با محمد ہوئے شیخ دیں
پھر ان سے ہیں یحییٰ محمد ولی
کلیم اللہ ان سے ہوئے شاہ تخت
کمالات فخر جہاں فخر دیں
ہوئے ان سے پر نور سبحان علی
محمد بہ احمد شہِ بے نظیر
ہوئے ان سے پر نور مستان ولی
پھر ہیں عبدالرحمن شاہ ھدیٰ
ہوئے پھر جو محبوب الٰہی رضا
منور ہوئے ان سے یار علی
ہیں صدیق حامیِ صدق و صفا
ہوئے نام پیروں کے یاں پر تمام

خدا کے فضل تجھ کو ملا ہے جام عرفانی
کہ برشیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی
علیٰ جدہ اور علیہ السلام
ازاں بعد عمار رہبر ہوئے
ملا ان سے مجدالدین کو پھر وقار
پھر ان سے ہوئے احمد فخر جہاں
علی الدول یہ شاہِ سمنان ہیں
ہوئے ان سے سید علی اہل حال
اور سید محمد ہیں پھر دستگیر
محمد غیاث پھر ان سے نور بخش
و شیخ محمد ولی بالیقیں
کریں دور سب رنج اور بے کلی
نظام الدین ان سے ہوئے اہل بخت
نہ پوچھو کہ ہیں کس قدر بالیقیں
بہ اسرار محرم خفی و جلی
بہر حال کونین میں دستگیر
کہ حل جن سے ہے مشکلات جلی
جو رہتے تھے اوپر خدا کے فدا
ہمہ دم تھے مشغول ذکرِ خدا
دکھائی جنھوں نے ہے راہِ قوی
طریقت سے آگاہ مردِ خدا
یہی آرزو ہے کہ روز قیام

مرے ہاتھ میں ہوئے پیروں کا ہاتھ
اٹھوں میں قیامت میں پیروں کے ساتھ

گناہوں سے ہوں اس قدر رو سیاہ
سوا تیرے در کے کہاں ہے پناہ

بحق نبی میرے سارے گناہ
بخش اے خدا اب نہ کر تو تباہ

بحق ہمہ پیشوائے سبیل
خطا بخش میری کثیر و قلیل

بحق ہمہ خاصگان جلیل
نہ کر دین و دنیا میں مجھ کو ذلیل

بحق ہمہ پنجتن پاک خاص
مجھے دیجئے رنج و غم سے خلاص

طفیل ان سبھوں کے بلطف عمیم
کرم کر مرے حال پر اے کریم

یہی ہے دعا جب کہ ہو اختتام
زباں پر رہے وردِ کلمہ

نہ ہووے سوا اس کے پھر کچھ کلام
بحق محمد علیہ السلام

خدایا بحق بنی فاطمہ
کہ بر قولِ ایماں کنم خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست و دامانِ آلِ رسول

ہزاراں درود و ہزاراں سلام
بہ اصحاب و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

شجرۂ عالیہ قادریہ ختم شد